پانچویں جماعت کے لیے

اِسلامیات

رہنمائے استاد

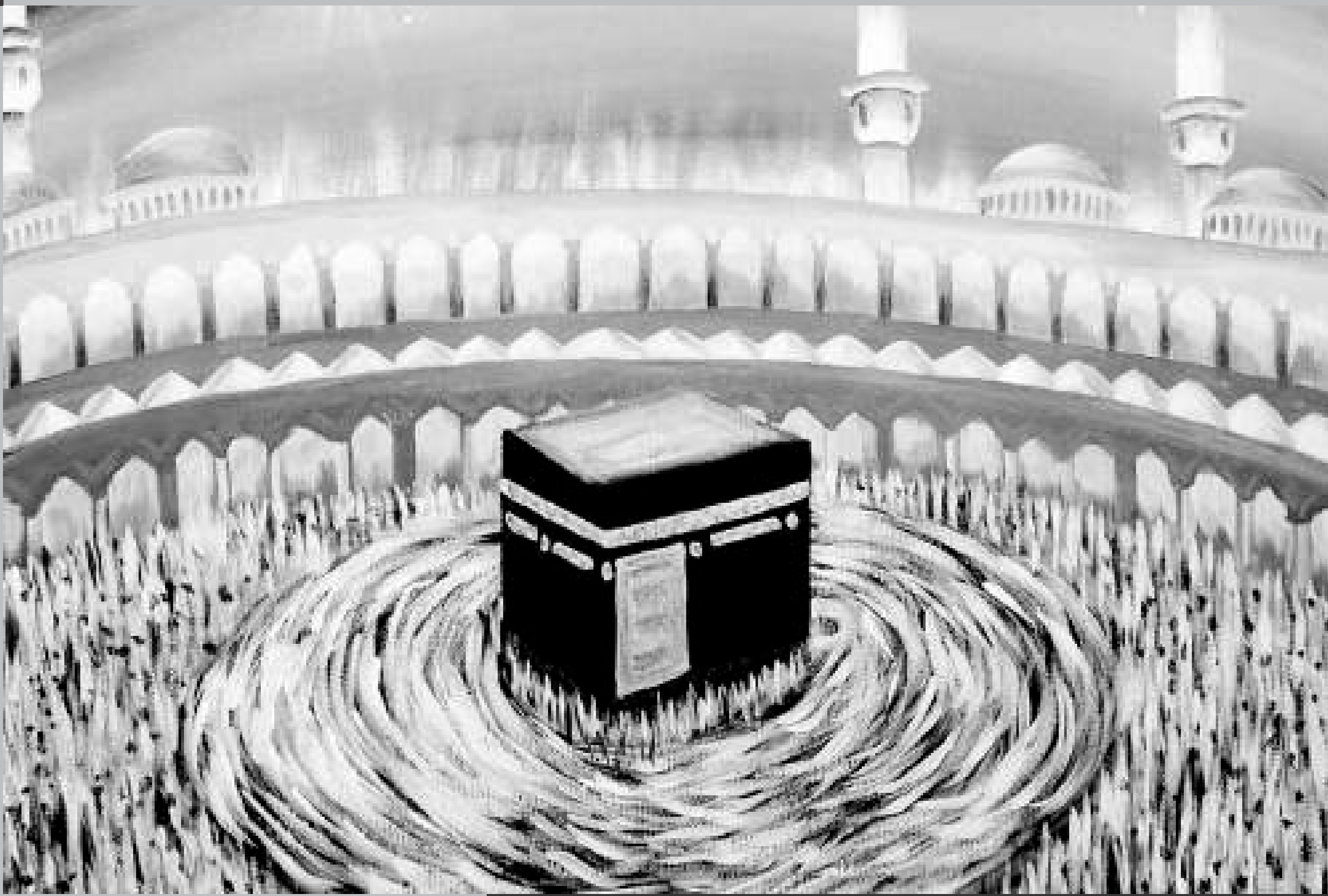

مصنّفین

نیلما کنول

آسیہ سحر

BOOKMARK

نماز کی احتیاطیں

صفحہ نمبر ۱۱:

سوچیں اور بتائیں

اگر نماز میں غلطی ہو جائے اور سجدہ سہو نہ کیا جائے تو کیا نماز ادا ہو جائے گی؟

بچّوں کا ممکنہ جواب: جی نہیں! نماز دوبارہ پڑھنی ہوگی۔

سرگرمی

۱۔ نماز سے متعلق پانچ قرآنی آیات ٹیچر یا والدین کی مدد سے لکھیے۔

حل:

(بچّوں کو سرگرمی خود کرنے کو دی جائے۔ تاہم مثال کے لیے قرآنی آیات لکھی جا رہی ہیں)

۱۔ ''اور رنج و تکلیف میں صبر اور نماز سے مدد لیا کرو اور بیشک نماز گراں ہے مگر اُن لوگوں پر نہیں جو انکساری کرنے والے ہیں۔'' (سورۃ البقرہ: ۴۳)

۲۔ ''اور بعض حصہ شب میں بیدار ہوا کرو اور تہجد کی نماز پڑھا کرو۔ یہ رات کا اُٹھنا تمہارے لیے فائدہ مند ہے۔ قریب ہے کہ اللہ تم کو مقامِ محمود میں داخل کرے۔'' (سورۃ بنی اسرائیل: ۷۹)

۳۔ ''اور نماز نہ بلند آواز سے پڑھو اور نہ آہستہ بلکہ اس کے بیچ کا طریقہ اختیار کرو۔'' (سورۃ بنی اسرائیل: ۱۱۰)

۴۔ ''بیشک ایمان والے نجات پانے والے ہو گئے جو نماز میں عجز و نیاز کرتے ہیں۔'' (سورۃ المومنون: ۱-۲)

۵۔ ''تو اپنے پروردگار کے لیے نماز پڑھا کرو اور قربانی کیا کرو۔'' (سورۃ الکوثر: ۲)

سرگرمی

۲۔ تمام بچّے مل کر مفسداتِ نماز اور مکروہاتِ نماز کا ایک چارٹ بنا کر جماعت میں لگائیں۔

حل: اس سرگرمی کو ٹیچر ضرور کروائیں۔

مشق

سوال ۱: اوقاتِ نماز کے بارے میں تفصیل سے لکھیے۔

جواب: اوقات نماز:

سب سے پہلے اس بات کا خیال رہے کہ ہر نماز کو اُس کے وقت پر ادا کیا جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے؛

''بے شک نماز مومنوں پر مقرّرہ وقتوں میں فرض ہے۔'' (سورۂ نساء: ۱۰۳)

لہٰذا وقت سے پہلے پڑھی جانے والی نماز ادا نہ ہوگی اور مقررہ وقت گزر جانے کے بعد پڑھی جانے والی نماز قضا کہلائے گی۔

سوال ۲: وہ کون سے مکروہ اوقات ہیں جن میں نماز نہیں پڑھی جاتی؟ تفصیل سے لکھیے۔

جواب: مکروہ اوقات: وہ اوقات جن میں نماز پڑھنا مکروہ ہے، مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ سورج نکلتے وقت۔

۲۔ سورج غروب ہوتے وقت۔

۳۔ فجر کی فرض نماز کے فوراً بعد کوئی بھی نماز یا سجدہ منع ہے اور عصر کی فرض نماز کے بعد کوئی بھی نفلی نماز یا سجدہ منع ہے۔

۴۔ امام کے خطبۂ جمعہ کے لیے کھڑے ہونے سے لے کر فرضِ جمعہ تک کوئی بھی نماز پڑھنا منع ہے۔

سوال ۳: سجدۂ سہو کیا ہے؟ اس کا طریقہ تحریر کیجیے۔

جواب: سجدۂ سہو:

سہو کا مطلب ہے غلطی۔ اگر نماز میں کوئی فرض یا واجب بُھولے سے رہ گیا یا کوئی فرض دُہرا دیا مثلاً دو مرتبہ رکوع کر لیا یا پہلی رکعت میں تشہد کے بعد دُرود شریف پڑھ لیا تو سجدۂ سہو ادا کرنا لازم ہے۔

سجدۂ سہو کا طریقہ:

سب سے آخری رکعت میں تشہد اور دُرود شریف پڑھنے کے بعد دائیں طرف سلام پھیر کر دو سجدے کریں پھر تشہد، دُرود شریف اور دُعا پڑھ کر سلام پھیر لیں۔

روزہ

صفحہ نمبر۱۴:

سوچیں اور بتائیں

رمضان ختم ہونے پر مسلمان خوشی کا کون سا تہوار مناتے ہیں؟

بچّوں کا ممکنہ جواب: عید مناتے ہیں۔

سرگرمی

روزے میں اچھے کام کرنے اور بُرے کاموں سے بچنے کی فہرست بنایئے۔

حل: (بچّوں کو یہ سرگرمی خود کرنے کو دی جائے)

مشق

سوال۱: روزہ کیا ہے؟ اس کے بارے میں مختصر لکھیے۔

جواب: روزہ اسلام کا تیسرا رُکن ہے اور یہ ہر مسلمان پر فرض ہے۔ روزے کو عربی میں ''صوم'' کہتے ہیں جس کا مطلب ہے ''خود کو روکنا۔'' روزے رمضان کے مہینے میں رکھے جاتے ہیں۔ ان کی تعداد ۲۹ یا ۳۰ ہوتی ہے۔ روزے میں فجر کی اذان سے مغرب کی اذان تک ہم نہ کچھ کھاتے ہیں اور نہ ہی کچھ پیتے ہیں۔ اس کے علاوہ خود کو ہر قسم کی بُرائی سے بچانا بھی بہت ضروری ہے ورنہ روزہ رکھنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔'' (سورۂ بقرہ: ۱۸۳)

سوال۲: بیمار اور مسافر کے روزہ رکھنے پر اللہ تعالیٰ نے کیا حکم دیا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

''پس تم میں سے جو شخص اس مہینے کو پالے وہ ضرور پورے روزے رکھے لیکن تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو وہ دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرلے۔'' (سورۂ بقرہ: ۱۸۵)

یعنی ایسا بیمار شخص جس کی طبیعت روزہ رکھنے سے بگڑ جائے یا جو شخص سفر میں ہو تو وہ روزہ نہ رکھے۔ لیکن اِن روزوں کو بعد میں ضرور رکھے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہم پر بڑی آسانی کردی گئی ہے۔

سوال۳: روزہ رکھنے اور کھولنے کی دعاؤں کا ترجمہ لکھیے۔

جواب: روزہ رکھنے کی دُعا کا ترجمہ:

''میں نے کل کے رمضان کے روزے کی نیّت کی۔''

روزہ کھولنے کی دعا کا ترجمہ:

''اے اللہ! میں نے آپ کے لیے روزہ رکھا، آپ ہی پر ایمان لایا/لائی، آپ پر بھروسہ کیا اور آپ ہی کے دیئے ہوئے رزق سے افطار کیا۔''

سوال۴: تراویح اور شب قدر کے بارے میں لکھیے۔

جواب: رمضان میں عشاء کی نماز کے بعد ایک خاص نماز ادا کی جاتی ہے جسے ''تراویح'' کہتے ہیں۔ رمضان کے آخری دس دنوں میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں طاق راتیں دی ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک رات ''شبِ قدر'' ہوتی ہے۔ ان راتوں میں مسلمان ساری رات جاگ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں۔ اِس رات میں کی جانے والی عبادت کا ثواب ایک ہزار مہینوں میں کی جانے والی عبادت کے برابر ہے۔

مندرجہ ذیل جملوں پر ✓ یا ✗ کے نشان لگائیے۔

۱۔ روزے کو عربی میں صوم کہتے ہیں۔ ✓

۲۔ رمضان کا مہینہ بڑی برکتوں اور رحمتوں والا مہینہ ہے۔ ✓

۳۔ روزہ میں صرف کھانا پینا منع ہے۔ ✗

۴۔ رمضان میں مغرب کی نماز کے بعد پڑھی جانے والی خاص نماز کو تراویح کہتے ہیں۔ ✗

عیدُ الفطر

صفحہ نمبر ۱۷:

سوچیں اور بتائیں

عید کے دن آپ غریب مسلمان بھائیوں سے اپنی محبّت کا اظہار کیسے کریں گے؟

بچّوں کا ممکنہ جواب:

عید کے دن ہم غریب مسلمان بھائیوں کی مدد کر کے اُن سے اپنی محبّت کا اظہار کریں گے۔

سرگرمی

آپ عید کے دن کیا کرتے ہیں؟ اپنی کاپی میں سارے دن کا معمول لکھیے۔

حل: (بچّوں کو سرگرمی خود کرنے کو دی جائے)

مشق

سوال۱: اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو عید کیوں دی ہے اور عید کے دن لوگ کس طرح محبّت کا اظہار کرتے ہیں؟

جواب: جب ہم اللہ تعالیٰ کی خوشی کے لیے رمضان کے روزے رکھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ خوش ہو کر ہمیں عید کا تحفہ دیتے ہیں۔اس دن سب لوگ ایک دوسرے سے گلے مل کر اپنی محبت کا اظہار کرتے ہیں۔ ایک دوسرے کو عید کی مبارکباد دیتے ہیں، دوستوں اور رشتہ داروں کے گھر جاتے ہیں اور ایک دوسرے کو تحفے اور مٹھائیاں دیتے ہیں۔

سوال۲: عید کی صبح لوگ کیا کرتے ہیں؟

جواب: عید کے دن سب لوگ صبح سویرے اُٹھتے ہیں۔ نہا دھو کر، نئے کپڑے پہن کر تیار ہوتے ہیں اور عید گاہ یعنی نماز پڑھنے کی سب سے بڑی جگہ جا کر عید کی نماز ادا کرتے ہیں۔

سوال۳: فطرہ کیا ہے؟ اِس کا نصاب اور فائدے بھی لکھیے۔

جواب: ''فطرہ'' ایک مخصوص رقم ہے جو غریب مسلمانوں کو دی جاتی ہے۔فطرہ کی رقم تقریباً سوا دو کلو گندم کی رقم کے برابر ہوتی ہے۔فطرہ کے دو فائدے ہیں:

۱۔ پہلا فائدہ یہ کہ ہمارے ساتھ غریب مسلمان بھی عید کی خوشیوں میں شریک ہوجاتے ہیں۔

۲۔ دوسرا فائدہ یہ کہ رمضان میں ہم سے جو چھوٹی چھوٹی غلطیاں ہوئی ہوں اُن کا کفارہ ادا ہوجاتا ہے۔

فطرہ کے بارے میں ہمارے پیارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ؛

''جو شخص فطرہ ادا نہیں کرتا اُس کے روزے جنت اور زمین کے درمیان میں رہتے ہیں جب تک کہ وہ فطرہ ادا نہ کردے۔''

سوال۴: عیدالفطر کی نماز پڑھنے کے بارے میں آپ ﷺ نے کیا خاص تاکید کی ہے؟

جواب: عیدالفطر کی نماز پڑھنے کے بارے میں آپ ﷺ نے تاکید کی ہے کہ جب تم عید کی نماز پڑھنے جاؤ تو ایک راستے سے جاؤ اور دوسرے راستے سے واپس آؤ تاکہ زیادہ سے زیادہ مسلمان بھائیوں سے عید مل سکو۔

خالی جگہ پُر کریں۔

۱۔ عید اسلامی مہینہ ......شوّال...... کی پہلی تاریخ کو منائی جاتی ہے۔

۲۔ عید گاہ جاتے ہوئے راستے میں ......تکبیر تشریق...... پڑھتے ہیں۔

۳۔ عید کا مطلب ہے ......خوشی......۔

۴۔ فطرہ کی رقم تقریباً سوا دو کلو ......گندم...... کی رقم کے برابر ہوتی ہے۔

عیدالاضحیٰ

صفحہ نمبر۲۱:

سوچیں اور بتائیں

اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو خواب کیوں دکھایا؟

بچّوں کا ممکنہ جواب: کیونکہ اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیمؑ کا امتحان لینے والا تھا۔

سرگرمی

آپ نے اس سبق میں قربانی کے جانوروں کے نام پڑھے۔ اب آپ اُن جانوروں اور پرندوں کے نام لکھیے جو حلال ہیں لیکن اُن کی قربانی نہیں کی جاتی۔ (ٹیچر یا والدین سے مدد لی جاسکتی ہے)

حل: (بچّوں کو سرگرمی خود کرنے کو دی جائے۔ تاہم سرگرمی حل کر کے دی جارہی ہے)

جانور	پرندے	
ہرن	چڑیا	بطخ
بارہ سنگھا	کبوتر	تیتر
زوہ/ یاک	فاختہ	بٹیر
نیل گائے	قُمری	مرغی

مشق

سوال۱: حضرت ابراہیمؑ کی قربانی کا واقعہ اپنے الفاظ میں لکھیے۔

جواب: ایک بار حضرت ابراہیمؑ نے تین دن تک ایک ہی خواب دیکھا کہ وہ اپنے پیارے بیٹے حضرت اسماعیلؑ کو ذبح کر رہے ہیں۔ انہوں نے بیٹے کو خواب سنا کر رائے مانگی۔ فرماں بردار بیٹے نے کہا کہ ابا جان! آپ اللہ تعالیٰ کا حکم پورا کیجیے۔ انشاء اللہ آپ مجھے صبر کرنے والوں میں پائیں گے۔ یہ جواب سن کر حضرت ابراہیمؑ مطمئن ہوگئے اور اپنے پیارے بیٹے کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ جب وہ چُھری پھیرنے ہی والے تھے کہ آواز آئی اے ابراہیمؑ! تو نے اپنے خواب کو سچّا کر دکھایا دراصل یہ ایک بہت بڑا امتحان تھا اور اُسی وقت اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت جبرئیلؑ نے آپؑ کو قربانی کے لیے ایک دُنبہ پیش کیا۔ حضرت ابراہیمؑ نے اللہ تعالیٰ کے امتحان میں کامیاب ہونے پر شکر ادا کرتے ہوئے دُنبہ قربان کیا۔

سوال۲: حج اور قربانی کی فرضیت کے بارے میں لکھیے۔

جواب: حج اور قربانی کی فرضیت:

دُنیا بھر سے مسلمان حج ادا کرنے کے لیے خانۂ کعبہ جاتے ہیں جہاں وہ حج کی رسومات ادا کرتے ہیں۔ ۹ ذی الحج کو حج مکمل ہوجاتا ہے اور حج مکمل ہونے کے شکر میں اگلے دن یعنی ۱۰ ذی الحج کو عیدالاضحیٰ مناتے ہیں جس میں حلال جانور مثلاً اُونٹ، گائے، بکرا، دُنبہ، مینڈھا یا بیل وغیرہ قربان کرتے ہیں۔ وہ لوگ جو حج ادا کرنے والوں میں شامل نہیں مگر صاحب حیثیت ہیں اُن پر بھی قربانی فرض ہے اس لیے وہ بھی اس فرض کو ادا کرتے ہیں۔ ذی الحج کا مہینہ شروع ہوتے ہی قربانی کے جانور خریدنے کی تیاریاں شروع ہوجاتی ہیں اور اِس موقع پر سبھی دلچسپی لیتے ہیں۔

سوال۳: قربانی کے جانور کے بارے میں جن باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے وہ تحریر کیجیے۔

جواب: قربانی کا جانور:

قربانی ایک اہم فرض ہے اس لیے قربانی کا جانور خریدنے اور اس کا خیال رکھنے کے لیے مندرجہ ذیل باتیں یاد رکھنا ضروری ہیں۔

۱۔ قربانی کے جانور میں کوئی نقص نہ ہو یعنی جانور کا سینگ، کان، دُم، دانت یا ٹانگ ٹوٹی ہوئی نہ ہو۔

۲۔ جانور کے جسم پر کوئی زخم نہ ہو۔

۳۔ جانور بیمار نہ ہو اور نہ ہی اتنا کمزور ہو کہ قربانی کی جگہ تک چل کر نہ جا سکے۔

۴۔ جانور خریدتے وقت دکھاوا نہ کیا جائے یعنی سب سے بڑا یا سب سے مہنگا جانور خرید کر دکھاوا کرنا گناہ ہے کیونکہ قربانی اللہ تعالیٰ کے لیے کی جاتی ہے لوگوں کو دکھانے کے لیے نہیں۔

۵۔ جانور کے کھانے پینے کا بہت خیال رکھا جائے۔

۶۔ قربانی کے وقت تیز چھری استعمال کریں تاکہ جانور کو ذبح ہوتے وقت کم سے کم تکلیف ہو۔

مندرجہ ذیل جملوں پر ✓ یا ✗ کے نشان لگائیے۔

۱۔ حضرت اسماعیلؑ نے خواب دیکھا۔ ☒

۲۔ حضرت جبرئیلؑ نے حضرت ابراہیمؑ کو دنبہ پیش کیا۔ ☑

۳۔ حج ۹ ذی الحج کو ادا کرتے ہیں۔ ☑

۴۔ قربانی عید کی نماز سے پہلے کرتے ہیں۔ ☒

آخرت کی زندگی

صفحہ نمبر ۲۴:

سوچیں اور بتائیں

اللہ تعالیٰ نے جنّت کو بہت خوبصورت اور دُوزخ کو بہت خوفناک کیوں بنایا ہے؟

بچّوں کا ممکنہ جواب:

تا کہ نیک لوگوں کو اچھی جگہ اور بُرے لوگوں کو بُرا ٹھکانہ ملے۔

سرگرمی

درج ذیل قرآنی آیات جنّت اور دُوزخ کے بارے میں ہیں۔ آپ دو کالم چارٹ بنا کر ان آیات کا ترجمہ قرآن شریف سے دیکھ کر لکھیے۔

حل: (بچّوں کو سرگرمی خود کرنے کو دی جائے۔ تاہم سرگرمی حل کر کے دی جا رہی ہے)

جنّت	دوزخ
۱۵ (لعل و یاقوت وغیرہ سے) جڑے ہوئے تختوں پر	۴۱ اور بائیں ہاتھ والے (افسوس) بائیں ہاتھ والے کیا (ہی عذاب میں) ہیں
۱۶ آمنے سامنے تکیہ لگائے ہوئے	۴۲ (یعنی دوزخ کی) لپٹ اور کھولتے ہوئے پانی میں
۱۷ نوجوان خدمت گزار جو ہمیشہ (ایک ہی حالت میں) رہیں گے ان کے آس پاس پھریں گے	۴۳ اور سیاہ دھوئیں کے سائے میں
۱۸ یعنی آب خورے اور آفتابے اور صاف شراب کے گلاس لے لے کر	۴۴ (جو) نہ ٹھنڈا (ہے) نہ خوشنما
۱۹ اس سے نہ تو سر میں درد ہوگا اور نہ ان کی عقلیں زائل ہوں گی	(سورۃ واقعہ: ۴۱-۴۴)
۲۰ اور میوے جس طرح کے ان کو پسند ہوں	
(سورۃ واقعہ: ۱۵-۲۰)	

۲۷ اور داہنے ہاتھ والے (سبحان اللہ) داہنے ہاتھ والے کیا (ہی عیش میں) ہیں ۲۸ (یعنی) بے خار کی بیریوں ۲۹ اور تہہ بہ تہہ کیلوں ۳۰ اور لمبے لمبے سایوں ۳۱ اور پانی کے جھرنوں ۳۲ اور میوہ ہائے کثیر (کے باغوں) میں ۳۳ جو نہ کبھی ختم ہوں اور نہ ان سے کوئی روکے ۳۴ اور اونچے اونچے فرشوں میں (سورۃ واقعہ: ۲۷۔۳۴)	۵۱ پھر تم اے جھٹلانے والے گمراہو! ۵۲ تھوہر کے درخت کھاؤ گے ۵۳ اور اسی سے پیٹ بھرو گے ۵۴ اور اس پر کھولتا ہوا پانی پیو گے ۵۵ اور پیو گے بھی تو اس طرح جیسے پیاسے اونٹ پیتے ہیں ۵۶ جزا کے دن یہ ان کی ضیافت ہوگی (سورۃ واقعہ: ۵۱۔۵۶)
۱۰۷ جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کئے ان کے لیے بہشت کے باغ میں مہمانی ہوگی (سورۂ کہف: ۱۰۷)	۱۰۵ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں اور اس کے سامنے جانے سے انکار کیا تو ان کے اعمال ضائع ہوگئے اور ہم قیامت کے دن ان کے لئے کچھ بھی وزن قائم نہیں کریں گے (سورۂ کہف: ۱۰۵)
۵۷ وہاں ان کے لئے میوے اور جو چاہیں گے (موجود ہوگا) ۵۸ پروردگار مہربان کی طرف سے سلام (کہا جائے گا) (سورۂ یٰسٓ ۵۷۔۵۸)	۶۵ آج ہم ان کے مونہوں پر مُہر لگا دیں گے اور جو کچھ یہ کرتے رہے تھے ان کے ہاتھ ہم سے بیان کردیں گے اور ان کے پاؤں (اس کی) گواہی دیں گے (سورۂ یٰسٓ: ۶۵)

مشق

سوال ۱: قیامت کے بارے میں قرآنی آیت کا ترجمہ بمعہ حوالہ لکھیے۔

جواب: ''جب قیامت قائم ہوجائے گی۔ جس کے واقع ہونے میں کوئی جھوٹ نہیں۔ وہ نیچے کرنے والی اور اُوپر کرنے والی ہوگی۔ جب زمین زلزلہ کے ساتھ ہلا دی جائے گی اور پہاڑ بالکل ریزہ ریزہ کر دیئے جائیں گے۔''

(سورۂ واقعہ: ۱-۵)

سوال۲: جنّت اوردوزخ کے بارے میں نکات کی صورت میں لکھیے۔

جواب:

جنّت :

ا۔ جنّت میں اللہ تعالیٰ نے ہر چیز اتنی خوبصورت بنائی ہے کہ دنیا کی کوئی چیز اُس کے برابرنہیں ہوسکتی۔

۲۔ وہاں دودھ اور شہد کی نہریں ہوں گی۔

۳۔ پھل اتنے مزے دار ہوں گے کہ دنیا کا لذیذ ترین پھل بھی اُس جیسا مزیدارنہیں ہوسکتا۔

۴۔ وہاں جنّتی لوگوں کو بڑے بڑے خوبصورت محل ملیں گے جن کی دیواریں سونے چاندی اور ہیرے جواہرات سے بنی ہوں گی۔

۵۔ جنّتی اپنے دل میں جس کسی چیز کی خواہش کرے گا اُس کی خواہش فوراً پوری ہوجائے گی۔

دوزخ:

ا۔ دوزخ اتنی خوفناک جگہ ہے جس کا ہم تصوّر بھی نہیں کر سکتے۔

۲۔ دوزخ کی گہرائی اتنی ہے کہ اگر اُس میں ایک پتھر پھینکا جائے تو ستر سال بعدوہ دوزخ کی تہہ میں پہنچے گا۔

۳۔ وہاں پر دوزخیوں کوسخت ترین عذاب ملے گا۔ اُنہیں کھانے کے لیے کانٹے اور پتّھر، پینے کے لیے خون اور کھولتا ہوا پانی ملے گا جوگلے سے اُترتے ہی اُن کی آنتوں کو کاٹ ڈالے گا اور وہ تکلیف سے چلاّئیں گے۔

۴۔ دوزخیوں کوآگ کے بڑے بڑے ستونوں میں بند کیا جائے گا اور آگ کے کوڑے لگائے جائیں گے۔

۵۔ دوزخ میں ہر چیز آگ کی بنی ہوگی۔

سوال۳: میدانِ حشر میں اللہ تعالیٰ کس طرح لوگوں کو ان کے اعمال کا بدلہ دے گا؟

جواب: قیامت کے دن دنیا کے تمام لوگ ایک میدان میں جمع ہوں گے جسے ''میدان حشر'' کہتے ہیں۔ وہاں پر اللہ تعالیٰ ہر ایک سے اُس کے اعمال کے بارے میں سوال کرے گا اور اُس کے اعمال کو ایک بہت بڑے ترازو میں تولا جائے گا۔ جس کی نیکیوں کا پلڑا وزن میں بھاری ہوگا اللہ تعالیٰ اُس سے خوش ہوکر جنّت میں داخل کردے گا۔ جن لوگوں کے اعمال میں نیکیاں کم ہوں گی اُن کا پلڑا ہلکا ہوگا اور اللہ تعالیٰ سزا کے طور پر اُنہیں دوزخ میں داخل کر دے گا۔

صحیح جواب چُن کر خالی جگہ پُر کریں۔

ا۔ جس دن اللہ تعالیٰ حساب لے گا اُسے روز ....حشر.... کہتے ہیں۔ (حشر۔ قبر۔ سحر)

۲۔ ....صور.... کی خوفناک آواز سے تمام جاندار مر جائیں گے۔ (باجا۔ ڈھول۔ صور)

۳۔ دوزخی لوگوں کے چہروں پر شدید ....خوف.... ہوگا۔ (اطمینان۔ خوف۔ بے چینی)

شرم و حیا

صفحہ نمبر۲۷:

سوچیں اور بتائیں

کیا غیر مذہب کے لوگوں کا لباس پہننا یا اُن کے رسم و رواج اپنانا صحیح ہے؟

بچّوں کا ممکنہ جواب: جی نہیں۔

سرگرمی

اسلامی طریقے کے مطابق وہ کون سی ایسی چیزیں ہیں جو خواتین اور مردوں کو پہننے اوڑھنے میں اختیار نہیں کرنی چاہئیں۔ دو کالم چارٹ بنا کر خواتین اور مردوں کے بارے میں علیحدہ علیحدہ لکھیے۔
(ٹیچر یا والدین سے مدد لی جاسکتی ہے)

حل:

خواتین کو منع ہے	مردوں کو منع ہے
تصویروں والے کپڑے پہننا	تصویروں والے کپڑے پہننا
آدھی آستین یا بغیر آستین کے کپڑے پہننا	ریشمی لباس پہننا
بغیر دوپٹہ کے لباس پہننا	سونا پہننا
ٹخنوں سے اوپر کا لباس پہننا	جسم کے کسی بھی حصّے پر تصویر گودوانا (Tatto)
آواز والا زیور پہننا	کسی بھی قسم کا زیور پہننا
گردن سے اُوپر بال رکھنا	گردن سے پیٹ تک کا حصّہ کھلا ہونا
باریک کپڑے پہننا	باریک کپڑے پہننا

مشق

سوال۱: شرم و حیا سے کیا مراد ہے؟

جواب: شرم و حیا سے مراد یہ ہے کہ انسان اپنے لباس، بات چیت، رہن سہن، عادات اور انداز میں اللہ تعالیٰ کی خوشی کو مدِنظر رکھ کر خود کو اللہ اور رسول ﷺ کی ہدایت کے مطابق ڈھال لے۔

سوال۲: بات چیت میں شرم و حیا کیسے رکھی جاتی ہے؟ مختصر لکھیے۔

جواب: بات چیت میں شرم و حیا:

اس سے مراد یہ ہے کہ صاف ستھری گفتگو کی جائے۔ گفتگو میں گالی گلوچ، بے ہودگی اور بُرے الفاظ شامل نہ ہوں۔ اسی طرح گفتگو میں بے ہودہ مذاق کرنا اور زور زور سے بولنا بھی بے شرمی اور بدتہذیبی ہے۔ صاف ستھرا اور شائستہ مذاق کیا جاسکتا ہے مگر یاد رہے کہ اس سے کسی کی دل آزاری نہ ہو۔ حدیث نبوی ﷺ ہے: ''اللہ اُس آدمی سے نفرت کرتا ہے جو بے شرمی کی بات زبان سے نکالتا ہے اور بدزبانی کرتا ہے۔'' گفتگو کرتے وقت آواز دھیمی رکھنی چاہیے اور اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ ہماری آواز سے کوئی دوسرا شخص پریشان نہ ہو۔ اُونچی آواز میں قہقہے لگانا بھی تہذیب کے خلاف ہے۔ آپ ﷺ کبھی زور سے نہیں ہنسے بلکہ صرف مسکرادیا کرتے تھے۔ اسی طرح عورتوں کے لیے بھی یہ حکم ہے کہ اتنی اونچی آواز میں نہ ہنسیں کہ کوئی غیر شخص اُن کی آواز سنے۔ قرآن مجید میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''اپنی آواز نیچی رکھو، بے شک تمام آوازوں میں سب سے بُری آواز گدھے کی ہے۔'' (سورۂ لقمان:۱۹)

سوال۳: شرم و حیا کے مطابق لباس کیسا ہونا چاہیے؟

جواب: لباس میں شرم و حیا:

لباس ایسا ہو کہ پورے جسم کو ڈھانپ لے اور کہیں سے بھی جسم کا کوئی غیر ضروری حصہ نظر نہ آئے۔ مرد ہو یا عورت، اپنے جسم کو لباس سے اچھی طرح چھپانا لازمی ہے۔ اِس بات کا بھی خیال رکھنا چاہیے کہ لباس باریک کپڑے سے نہ بنا ہو اور اُس کے اندر سے جسم نہ جھلکتا ہو۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''اے آدمؑ کی اولاد! ہم نے تمہارے لیے لباس پیدا کیا جو تمہارے جسم کو چھپاتا بھی ہے اور تم کو آراستہ بھی کرتا ہے''۔

(سورۃ الاعراف:۲۶)

عورتوں پر لازم ہے کہ اپنے پورے جسم کو اچھی طرح ڈھانپیں۔ صرف منہ، ہاتھ اور پیر کھلے رہ سکتے ہیں۔ اسی طرح مردوں کو بھی حُکم ہے کہ وہ بھی لباس کے معاملے میں اسلامی شرائط کا خیال رکھیں۔ مردوں کے لیے شوخ رنگ نامناسب ہیں۔ لباس سے یہ ظاہر ہو کہ ہم مسلمان ہیں۔ کسی غیر مذہب کی نقل میں اُن کے جیسا لباس پہننا اسلام کے خلاف ہے۔

خالی جگہ پُر کریں۔

۱۔ حیا سے ہمیشہ ....بھلائی.......... ملتی ہے۔

۲۔ لباس ....باریک.......... کپڑے سے نہ بنا ہو اور اِس کے اندر سے جسم نہ ....جھلکتا.......... ہو۔

۳۔ مذاق ایسا ہو کہ کسی کی ....دل آزاری.......... نہ ہو۔

۴۔ مردوں کے لیے ....شوخ رنگ.......... نامناسب ہے۔

اُستاد کا احترام

صفحہ نمبر۳۰:

سوچیں اور بتائیں

اگر آپ اپنے اُستاد کا احترام کریں گے تو کیا ہوگا؟

بچّوں کے ممکنہ جوابات:

۱۔ اللہ تعالیٰ ہم سے خوش ہوں گے۔

۲۔ استاد ہم سے خوش ہوں گے اور محبّت کریں گے۔

۳۔ جب ہم استاد کی عزّت کریں گے تو اللہ تعالیٰ ہمیں بھی عزّت دیں گے۔

سرگرمی

اپنی پسندیدہ ٹیچر کے بارے میں چار جملے لکھیے۔

حل: (بچّوں کو یہ سرگرمی خود کرنے کو دی جائے)

مشق

سوال ۱: صحابہ کرامؓ ہمارے پیارے نبی ﷺ کا ادب کس طرح کرتے تھے؟

جواب: آپ ﷺ جب بھی اپنے صحابہ کرامؓ کو کچھ بتاتے تو تمام صحابہ کرامؓ نہایت ادب اور خاموشی کے ساتھ سنتے تھے۔ تمام صحابہ کرامؓ ہمارے پیارے نبی ﷺ سے اتنی محبّت اور احترام کرتے تھے کہ ہمیشہ آپ ﷺ کے پیچھے چلتے اور اُن کے سامنے دھیمی آواز میں بات کرتے تھے۔

سوال۲: اُستاد سے متعلق خلیفہ مامون الرشید کا واقعہ لکھیے۔

جواب: مشہور مسلمان خلیفہ مامون الرشید نے اپنے دونوں بیٹوں کو پڑھانے کے لیے ایک اُستاد کو مقرر کیا۔ ایک دن اُستاد کو ضروری کام سے اُٹھنا پڑا تو دونوں شہزادے اُستاد کے جوتے اُٹھانے کے لیے دوڑے اور اس بات پر جھگڑنے لگے۔ آخر یہ فیصلہ ہو کہ دونوں شہزادے ایک ایک جوتا اُٹھالیں۔ خلیفہ کو اس واقعے کی خبر ہوئی تو اُنہوں نے اُستاد کو بلایا اور پوچھا کہ سب سے زیادہ قابلِ عزّت کون ہے؟ اُستاد نے جواب دیا ''خلیفہ مامون الرشید۔''

خلیفہ نے کہا ''قابل عزّت میں نہیں بلکہ وہ ہے جس کے جوتے اُٹھانے کے لیے شہزادے آپس میں جھگڑتے ہیں۔'' یہ کہہ کر خلیفہ نے سارا واقعہ دربار میں موجود سب لوگوں کو سنایا۔ اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اُستاد کی کتنی اہمیت ہے اور اُستاد کا ادب کرنا کتنا ضروری ہے۔

سوال۳: اُستاد کے احترام میں ہمیں کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے؟

جواب: ہمیں اپنے اساتذہ کے احترام میں ان باتوں کا بہت خیال رکھنا چاہیے۔

۱۔ اُستاد کے احترام میں ہمیشہ کھڑے ہوں۔

۲۔ اُستاد کے سامنے دھیمی آواز میں بات کریں۔

۳۔ اپنے اسکول کے ہر اُستاد کو ضرور سلام کریں چاہے وہ آپ کو پڑھاتے ہوں یا نہ پڑھاتے ہوں۔

۴۔ اُستاد سے کبھی بھی بحث نہ کریں۔

۵۔ اُستاد آپ کو جو تعلیم دیتے ہیں اُسے اچھی طرح سمجھیں اور اُس تعلیم سے متعلق جو بھی کام وہ کرنے کو دیں، اُسے وقت پر کریں۔ اگر آپ استاد کا دیا ہوا کام نہیں کرتے تو آپ اُستاد کی نافرمانی کرتے ہیں۔

سوال۴: اُستاد کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے کیا فرمایا ہے؟

جواب: اُستاد کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے، ''جس سے علم سیکھو اُس کی عزّت کرو۔'' (ترمذی)

خالی جگہ پُر کریں۔

۱۔ اُستاد کی ....عزّت.......... کرنا ہم پر فرض ہے۔

۲۔ اُستاد ہمارے ....روحانی.......... ماں باپ ہوتے ہیں۔

۳۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے ہمیں اچھی اور بُری بات کی ....پہچان.......... کرائی۔

۴۔ تمام صحابہؓ ہمیشہ نبی کریم ﷺ کے ....پیچھے.......... چلتے تھے۔

مجلس کے آداب

صفحہ نمبر ۳۲:

سوچیں اور بتائیں

اگر ہم مجلس کے آداب پر عمل کریں گے تو ہمیں کیا فائدہ ہوگا؟

بچّوں کا ممکنہ جواب:

۱۔ لوگوں سے ہمارے تعلقات اچھے ہوں گے۔

۲۔ ہم اچھّے اور مہذب انسان بنیں گے۔

صفحہ نمبر ۳۳:

سرگرمی

اپنی جماعت کے لیے ایک چارٹ بنائیے اور اُس میں مجلس کے آداب لکھیے۔

حل: (بچّوں سے چارٹ ضرور بنوایا جائے)

مشق

سوال ۱: مجلس میں داخل ہوتے وقت اور مجلس سے نکلتے وقت کیا کرنا چاہیے؟

جواب: مجلس میں داخل ہوتے وقت بلند آواز سے ایک مرتبہ السلام علیکم کہنا چاہیے اور نکلتے وقت سب کو اللہ حافظ اور السّلام علیکم کہنا چاہیے۔

سوال ۲: مجلس کے آداب سے متعلق احادیثِ نبوی ﷺ لکھیے۔

جواب: مجلس کے آداب سے متعلق احادیثِ نبوی ﷺ مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ ''جب تین آدمی ایک جگہ جمع ہوں تو دو آپس میں کان میں بات نہ کریں اس سے تیسرے شخص کو تکلیف ہوگی۔'' (صحیح بخاری)

۲۔ ''دو لوگوں کے درمیان نہ بیٹھو جب تک اجازت نہ لے لو۔'' (ابوداؤد)

۳۔ ''کسی شخص کو اُس کے بیٹھنے کی جگہ سے اُٹھانا صحیح نہیں البتہ بعد میں آنے والے کو مجلس میں جگہ دے دیا کرو اور کشادگی کر دیا کرو۔'' (صحیح بخاری)

سوال۳: کوئی سے سات آدابِ مجلس لکھیے۔

جواب: آدابِ مجلس:

۱۔ کسی مجلس میں شامل ہوتے وقت بلند آواز سے ایک مرتبہ سلام کریں یہ سلام سب کے لیے ہوگا۔ مجلس میں موجود کوئی بھی ایک آدمی اس سلام کا جواب دے دے تو سلام کا جواب سب کی طرف سے ادا ہوجائے گا۔

۲۔ کسی نئے فرد سے پہلی بار ملاقات ہوتو خوش اخلاقی سے اپنا تعارف کرائیں اور ایسے پیش آئیں کہ وہ شخص خود کو مجلس میں نیا محسوس نہ کرے۔

۳۔ مجلس میں زور زور سے بات کرنا تہذیب کے خلاف ہے اس لیے ہمیشہ مناسب آواز میں بات کریں۔

۴۔ مجلس میں کسی موضوع پر بحث وتکرار نہ کریں۔ اگرآپ کے پاس دلیل ہوتو اُس شخص کو بتائیں۔ اگر وہ شخص آپ کی بات نہ سمجھے تو خاموش ہوجایئے کیونکہ اس سے جھگڑا ہونے کا خدشہ ہے۔

۵۔ بے ہودہ گفتگو سے بچیں اور صاف ستھری باتیں کریں۔

۶۔ اپنی عمر سے بڑے لوگوں میں نہ بیٹھیں اور نہ ہی دو لوگوں کے درمیان بیٹھیں۔

۷۔ مجلس میں کوئی بات کہنی ہوتو دوسرے کو بات ختم کرنے دیجیے پھر اپنی بات کہیے۔ اونچی آواز کرکے اپنی بات کہنا یا بیچ میں بولنا انتہائی بدتمیزی اور بدتہذیبی ہے۔

۸۔ کسی پر تنقید نہ کیجیے اور نہ ہی غیبت کیجیے کیونکہ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

''غیبت کرنا ایسا ہے جیسے کوئی شخص اپنے مردار بھائی کا گوشت کھائے۔'' (سورۂ حجرات:۱۲)

صحیح جواب چُن کر خالی جگہ پُر کریں۔

۱۔ مجلس میں داخل ہوکر بلند آواز میں ......سلام...... کریں۔ (بات۔ سلام۔ کام)

۲۔ مجلس میں ......بحث...... سے بچیں۔ (بحث۔ شور۔ باتوں)

۳۔ مجلس میں دو لوگوں کے ......درمیان...... میں نہ بیٹھیں۔ (برابر۔ درمیان۔ آخر)

۴۔ اگر پہلے سے کوئی بات کررہا ہوتو ......بیچ میں...... مت بولیں۔ (بیچ میں۔ بالکل۔ آخر میں)

جانوروں کے ساتھ رحم دلی

صفحہ نمبر ۳۵:

سوچیں اور بتائیں

کیا آپ اپنے پالتو جانوروں کا خیال رکھتے ہیں؟

بچّوں کا ممکنہ جواب: جی ہاں۔

صفحہ نمبر ۳۶:

سرگرمی

دیئے گئے جدول میں اُن جانوروں کے نام لکھیے جن سے ہمیں مختلف فائدے حاصل ہوتے ہیں۔

حل: (بچّوں کو سرگرمی خود کرنے کو دی جائے تاہم مثال کے لیے جوابات لکھے جا رہے ہیں)

جانور کا نام	فائدے
گائے، بیل، بکری، بھینس	اِن سے ہمیں دودھ، گوشت ملتا ہے اور کھال سے چمڑا تیار ہوتا ہے۔ اس چمڑے سے جوتے، جیکٹ، پرس، بیلٹ وغیرہ بنتے ہیں۔
گھوڑا، گدھا	یہ سواری اور باربرداری کے کام آتے ہیں۔
دُنبہ	اس سے ہمیں گوشت ملتا ہے اور اُون سے گرم کپڑے اور چمڑے سے جوتے، جیکٹ، پرس، بیلٹ وغیرہ بنتے ہیں۔
اونٹ	یہ سواری اور باربرداری کے کام آتا ہے، اس سے ہمیں دودھ، چمڑا وغیرہ حاصل ہوتا ہے۔
کتّا	یہ رکھوالی کے کام آتا ہے۔
مرغی، بطخ	ان سے ہمیں گوشت اور انڈے حاصل ہوتے ہیں۔

مشق

سوال ۱: ہمارے پیارے نبی ﷺ نے اللہ کی مخلوق کے ساتھ کس طرح پیش آنے کا حُکم دیا ہے؟

جواب: ہمارے پیارے نبی ﷺ کا فرمان ہے ،

’’ہر جاندار اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے اور اللہ کے نزدیک سب سے پیارا شخص وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے نرمی سے پیش آئے۔‘‘

سوال ۲: اسلام سے پہلے لوگ جانوروں کے ساتھ کیسا سلوک کرتے تھے؟

جواب: اسلام سے پہلے عرب بہت ظالم اور بے رحم تھے۔ وہ اپنے اونٹوں کی گردن میں سخت پٹہ ڈالتے تھے، زندہ جانوروں سے گوشت کاٹ لیا کرتے، اُن کے بال اُتار کر اُن سے اپنے استعمال کی چیزیں بناتے، نشانہ بازی کے لیے اُنہیں اپنا نشانہ بناتے، اُن پر دیر تک سواری کرتے رہتے اور اُن کے منہ پر مہر لگاتے تھے۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے ان سب باتوں کو سختی سے منع فرمایا۔

سوال ۳: آپ ﷺ نے پالتو اور ذبح ہونے والے جانوروں کے متعلق کیا حکم دیا ہے؟ ساتھ میں حدیثِ نبوی ﷺ بھی لکھیے۔

جواب: آپ ﷺ نے حُکم دیا کہ اپنے پالتو جانوروں کو پوری خوراک دیں، اُن پر دیر تک سواری نہ کریں، اُن کے گلے میں سخت پٹہ نہ ڈالیں اور اُن کے منہ پر مہر نہ لگائیں بلکہ جسم کے کسی ایسے حصے پر مہر لگائیں جہاں جانوروں کو تکلیف نہ ہو مثلاً کان۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ نے قربانی کرتے وقت بھی جانوروں کو تیز چھری سے ذبح کرنے کا حکم دیا ہے تاکہ قربان ہونے والے جانوروں کو کم تکلیف ہو۔ ایک بار آپ ﷺ نے ایک اُونٹ دیکھا جو اس قدر کمزور تھا کہ اُس کا پیٹ کمر سے لگا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے اُس کے مالک سے کہا؛

’’جانوروں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو کیوں کہ یہ بے زبان ہیں۔‘‘ (ابوداؤد)

مندرجہ ذیل جملوں پر ✓ یا ✗ پر نشان لگائیے۔

۱۔	نیک دل آدمی نے پیاسے گھوڑے کو پانی پلایا۔	✗
۲۔	آپ ﷺ نے جانوروں سے رحم دلی کرنے کا حکم دیا۔	✓
۳۔	اسلام سے پہلے عرب بہت رحم دل تھے۔	✗
۴۔	ظالم عورت کی بے رحمی پر اللہ تعالیٰ نے اُسے جہنم میں ڈال دیا۔	✓
۵۔	ایرانی اپنے اُونٹوں کی گردن میں سخت پٹہ ڈالتے تھے۔	✗

قرآن مجید اور آدابِ تلاوت

صفحہ نمبر ۳۹:

سوچیں اور بتائیں

قرآن مجید کو پڑھتے وقت آدابِ تلاوت کا خیال رکھنا کیوں ضروری ہے؟

بچّوں کا ممکنہ جواب:

کیوں کہ یہ اللہ کی کتاب ہے اور اسی لیے اس کو پڑھتے وقت آدابِ تلاوت کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔

سرگرمی

قرآن مجید کی کوئی سی دس سورتوں کے نام اور اُن کے معانی لکھیے۔

حل: (بچّوں کی سرگرمی خود کرنے کو دی جائے تاہم سرگرمی حل کر کے دی جا رہی ہے)

سورتوں کے نام	معانی
النجم	ستارہ
الانفال	مالِ غنیمت
النحل	شہد کی مکھی
النمل	چیونٹی
العنکبوت	مکڑی
الممتحنہ	وہ عورت جس کا امتحان لیا جائے
الاحزاب	بہت سے گروہ
الکہف	غار
الدّخان	دھواں
القمر	چاند

مشق

سوال ۱: قراء کا مطلب کیا ہے؟

جواب: قراء کا مطلب ہے ''پڑھنا''۔

سوال ۲: آداب تلاوت کسے کہتے ہیں؟

جواب: قرآن مجید ایک مقدّس کتاب ہے اس لیے ہر مسلمان کو تلاوتِ قرآن سے پہلے کچھ باتوں پر عمل کرنا بہت ضروری ہے۔ ان باتوں کو ہم ''آدابِ تلاوت'' کہتے ہیں۔

سوال ۳: قرآن پاک کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا ہے؟

جواب: قرآن پاک کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے؛

''بے شک یہ قرآن بہت بڑی عزت والا ہے۔ جو ایک محفوظ کتاب میں درج ہے۔ جسے صرف پاک لوگ ہی چھو سکتے ہیں۔'' (سورۂ واقعہ: ۷۷۔۷۹)

سوال ۴: قرآن کے پڑھنے اور پڑھانے پر نبی کریم ﷺ نے کیا فرمایا؟

جواب: ہمارے پیارے نبی ﷺ نے فرمایا؛

''تم میں سب سے بہترین وہ ہے جو قرآن مجید پڑھنا سیکھے اور لوگوں کو سکھائے۔''

سوال ۵: کوئی سے دس آداب تلاوت تحریر کیجیے۔

جواب: آداب تلاوت:

۱۔ قرآن مجید پڑھنے سے قبل وضو کریں۔

۲۔ قرآن مجید کی تلاوت سے پہلے تعوذ اور تسمیہ پڑھیں۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے؛
''جب تم قرآن پڑھنے لگو تو اللہ سے شیطان کی پناہ مانگو۔'' (سورۂ نحل: ۹۸)

۳۔ قرآن مجید کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھیں تا کہ تلفّظ میں کوئی غلطی نہ ہو۔

۴۔ جب کوئی تلاوت کر رہا ہو تو خاموشی سے سنیں کیوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے؛
''اور جب قرآن پڑھا جائے تو خاموشی سے سنا کرو۔'' (سورۃ الاعراف: ۲۰۴)

۵۔ قرآن مجید کو قرأت کے ساتھ پڑھنے کی کوشش کریں کیوں کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے؛
''قرآن مجید کی تلاوت کے وقت اپنی آواز میں خوبصورتی لاؤ۔''

۶۔ دورانِ تلاوت جس آیت پر سجدہ لکھا ہوا نظر آئے وہاں تلاوت روک کر سجدہ کریں۔

۷۔ ایسی جگہ جہاں لوگ کاموں میں مصروف ہوں، قرآن مجید بلند آواز سے نہ پڑھیں۔

۸۔ اگر کوئی قرآن مجید پڑھ رہا ہو تو اُسے سلام نہ کریں۔

۹۔ ناپاک جگہوں پر قرآن مجید پڑھنا مکروہ ہے۔

۱۰۔ دورانِ تلاوت اذان کی آواز آئے تو تلاوت روک کر خاموشی سے اذان سنیں۔

خالی جگہ پُر کریں۔

۱۔ تلاوت شروع کرنے سے پہلے ......تعوّذ اور تسمیہ...... پڑھیں۔

۲۔ جب کوئی ......تلاوت...... کر رہا ہو تو خاموشی سے سنیں۔

۳۔ جس آیت پر سجدہ لکھا ہوا نظر آئے وہاں ......سجدہ...... کریں۔

۴۔ اگر کوئی قرآن مجید پڑھ رہا ہو تو اُسے ......سلام...... نہ کریں۔

۵۔ ......اذان...... کی آواز آئے تو ......تلاوت...... روک دیں۔

حضرت سُلیمان علیہ السّلام

صفحہ نمبر ۴۴:

سوچیں اور بتائیں

حضرت سلیمانؑ کے والد حضرت داوٗدؑ پر کون سی آسمانی کتاب نازل ہوئی تھی؟

بچّوں کا ممکنہ جواب: حضرت سلیمانؑ کے والد حضرت داوٗدؑ پر آسمانی کتاب زبور نازل ہوئی تھی۔

سرگرمی

جواہرات قیمتی پتھّروں کو کہتے ہیں۔ آپ اپنی کاپی میں مختلف جواہرات کے نام لکھیے اور اُن کی تصاویر بھی لگائیے۔ (ٹیچر یا والدین سے مدد لیں)

حل:

الماس/ ہیرا	عقیق
زمرّد	زبرجد
نیلم	مرجان/مونگا
یاقوت/لعل	فیروزہ
پکھراج	موتی/مروارید

مشق

سوال ۱: حضرت سلیمانؑ کہاں پیدا ہوئے اور اُن کے والدین کے نام کیا تھے؟

جواب: حضرت سلیمانؑ یروشلم میں پیدا ہوئے۔حضرت سلیمانؑ کے والد حضرت داوٗدؑ تھے اور والدہ کا نام بطشا تھا۔

سوال ۲: حضرت سلیمانؑ کو اللہ تعالیٰ نے جو خاص انعامات عطا کیے تھے اُن میں سے کوئی پانچ لکھیے۔

حضرت سلیمانؑ پر اللہ تعالیٰ کے خاص انعامات:

۱۔ حضرت سلیمانؑ انسان، جنات، چرند، پرند، تمام جاندار، ہوا، درخت اور پتھر سب پر حکومت کرتے تھے اور سب آپؑ کی اطاعت کرتے تھے۔

۲۔ آپؑ تمام چرند و پرند کی بولیاں جانتے تھے۔

۳۔ آپؑ کی تانبے کی بڑی بڑی کانیں اور اُنہیں پگھلانے کے لیے ہزاروں بھٹیاں تھیں جن میں لاکھوں مزدور کام کرتے تھے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا، ''اور ہم نے اُن کے لیے تانبے کا چشمہ بہا دیا۔''

(سورۃ سبا: ۱۲)

۴۔ آپؑ کا دسترخوان بہت وسیع تھا۔ حوض جتنی بڑی دیگیں تھیں جن میں لنگر تیار ہوتا تھا۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے؛

''جو کچھ سلیمان چاہتے وہ جنات تیار کر دیتے مثلاً قلعے اور مجسمے اور حوضوں کے برابر لگن اور چولہوں پر جمی ہوئی مضبوط دیگیں۔'' (سورۃ سبا: ۱۳)

۵۔ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کے لیے ہوا کو مسخر کر دیا تھا۔ فرمان الٰہی ہے؛

''اور سلیمان کے لیے مسخر کر دیا ہوا کو، صبح کو ایک مہینے کی مسافت طے کراتی اور شام کو ایک مہینے کی مسافت۔'' (سورۃ سبا: ۱۲)

یعنی دو مہینے کا سفر آپؑ صرف صبح سے شام تک طے کر لیتے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوا بہت تیز رفتار ہو کر آپؑ کا تخت اُڑا لے جاتی تھی، پرندے اپنے پر کھول کر آپؑ پر سایہ کرتے اور جنات ساتھ دوڑتے تھے۔

سوال۳: ملکہ بلقیس کے ایمان لانے کا واقعہ لکھیے۔

جواب: ملکہ بلقیس حضرت سلیمانؑ سے ملنے اُن کے ملک آنے والی تھی۔ حضرت سلیمانؑ نے جنات اور انسانوں کی مدد سے ملکہ کے استقبال کے لیے ایک عالی شان اور حسین محل تعمیر کروایا۔ اس میں داخل ہونے کے لیے صحن سے گزرنا پڑتا تھا۔ آپؑ نے صحن کو کھدوا کر اُس کے اندر پانی بھروا دیا اور اُس کے اوپر شفاف شیشے کا فرش بنوایا جسے دیکھ کر ایسا لگتا کہ صحن میں پانی بہہ رہا ہے۔ ملکہ بلقیس جب صحن میں پہنچی اُس نے گھبرا کر اپنے لباس کو اونچا کر لیا تاکہ پانی میں اُتر سکے لیکن جب حقیقت معلوم ہوئی تو وہ بہت شرمندہ ہوئی۔ پھر محل کے اندر اپنا تخت دیکھ کر حیران رہ گئی کہ ہزاروں میل دور سے اتنا بھاری تخت اُس کے پہنچنے سے پہلے کیسے آگیا۔ وہ حضرت سلیمانؑ سے بہت متاثر ہوئی اور اللہ پر ایمان لے آئی۔

سوال۴: حضرت سلیمانؑ کی وفات کیسے ہوئی؟

جواب: حضرت سلیمانؑ کی وفات:

حضرت سلیمانؑ کے حکم پر جنات ایک عمارت بنانے میں مصروف تھے اور آپؑ ایک لاٹھی (عصا) ہاتھ میں پکڑے

اُن کے کام کی نگرانی فرما رہے تھے کہ آپؑ کی وفات ہوگئی۔ ایک سال تک کسی کو بھی پتا نہ چلا اور آپؑ اسی طرح کھڑے رہے یہاں تک کہ دیمک اُس لاٹھی کو کھا گئی جس کے سہارے آپؑ کھڑے تھے۔ لاٹھی کے ٹوٹنے پر حضرت سلیمانؑ زمین پر گر پڑے۔ جنات نے یہ مشہور کر رکھا تھا کہ وہ غیب کی باتیں جانتے ہیں مگر اُنہیں حضرت سلیمانؑ کی موت کا علم نہ ہوسکا۔ اِس طرح جنات کا جھوٹ کھل گیا اور اُنہیں شرمندہ ہونا پڑا۔

قرآن پاک میں ہے:

''پھر ہم نے اُن (سلیمانؑ) پر موت کا حکم بھیج دیا تو اُن کی خبر جنات کو کسی نے نہ دی سوائے گُھن کے کیڑے کو جو اُن کے عصا کو کھا رہا تھا۔ پس جب سلیمان گر پڑے اُس وقت جنوں نے جان لیا کہ اگر وہ غیب داں ہوتے تو اِس ذلّت کے عذاب میں مبتلا نہ رہتے۔'' (سورۂ سبا:۱۴)

خالی جگہ پُر کریں۔

۱۔ آپؑ ......چرند و پرند...... کی بولیاں جانتے تھے۔

۲۔ ......ہُدہُد...... نے حضرت سلیمانؑ کو ملک سبا کی خبر دی۔

۳۔ حضرت سلیمانؑ کا دسترخوان بہت ......وسیع...... تھا اور ......حوض...... جتنی دیگوں میں لنگر تیار ہوتا تھا۔

۴۔ ملک سبا کی ملکہ کا نام ......بلقیس...... تھا۔

پیارے نبی ﷺ کی مدنی زندگی

پہلا سالِ ہجرت ۱ ھ

صفحہ نمبر ۴۵:

سوچیں اور بتائیں

بھائی چارہ کے اس رشتے سے مسلمانوں کو کیا فائدہ ہوا؟

بچّوں کے ممکنہ جوابات:

۱۔ مسلمانوں میں اتحاد پیدا ہوا۔

۲۔ انصار اور مہاجرین میں محبت پیدا ہوگئی۔

۲۔ مہاجرین کے مالی حالات اچھے ہوگئے۔

صفحہ نمبر ۴۸:

سوچیں اور بتائیں

نبی کریم ﷺ کے اس معاہدے سے مسلمانوں کو کیا فائدہ پہنچا؟

بچّوں کے ممکنہ جوابات:

۱۔ مدینہ میں امن قائم ہوا۔

۲۔ یہودیوں کی مدینہ میں برتری ختم ہوگئی۔

۳۔ مدینہ میں اسلامی حکومت قائم ہوئی۔

سرگرمی

لغت کی مدد سے ان الفاظ کے معانی لکھیے۔

مدنی زندگی۔ ایثار۔ کافر۔ دفاع۔ تعاون۔ بیشتر۔ خون بہا۔

فدیہ۔ فریق۔ معاہدہ۔ گروہ۔ دھاک۔ دارالحکومت۔ مداخلت۔

حل:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مدنی زندگی	مدینہ میں گزاری گئی زندگی	خون بہا	وہ رقم جو قتل ہونے والے کے وراث قاتل سے بدلے میں لیں
ایثار	اپنی ضرورت کی چیز کسی ضرورت مند کو دینا	فدیہ	وہ مال یا روپیہ جسے دے کر قیدی رہا کرایا جائے۔
پوشیدہ	چھپا ہوا	فریق	گروہ۔ مدعی
کافر	کفر کرنے والا۔ اللہ کو نہ ماننے والا	معاہدہ	عہد نامہ
دفاع	بچاؤ۔ حفاظت	گروہ	لوگوں کی جماعت۔ ٹولی
تعاون	ایک دوسرے کی مدد کرنا	دھاک	ڈر۔ خوف۔ رُعب۔ دبدبہ
بیشتر	زیادہ تر	مداخلت	دخل دینا
دارالحکومت	حکومت کا صدر مقام۔ بادشاہ کے رہنے کی جگہ		

مشق

سوال ۱: مواخات کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔

جواب: مواخات:

''مواخات'' عربی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے ''بھائی چارہ۔'' مکّہ سے آنے والے مسلمان بالکل خالی ہاتھ تھے اور اُن کے پاس رہنے کو جگہ نہ تھی لہٰذا آپ ﷺ نے حضرت انسؓ بن مالک کے مکان پر مہاجرین و انصار کو جمع کیا جن میں ۴۵ مہاجر تھے۔ آپ ﷺ نے اُن کے درمیان مواخات کا رشتہ قائم کیا یعنی ایک انصار کو ایک مہاجر کا بھائی بنا دیا اور فرمایا کہ اب ہر انصار اپنے مہاجر بھائی کو اپنے گھر میں جگہ دے اور دونوں مل

جل کر کام کریں۔ مثلاً آپ ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو حضرت خارجہ بن زیدؓ انصاری، حضرت عمرؓ کو حضرت عتبان بن مالکؓ انصاری، حضرت عثمانؓ کو حضرت اوس بن ثابتؓ، حضرت عمارؓ کو حضرت حذیفہ بن یمانؓ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو سعد بن ربیعؓ کا بھائی بنا دیا۔ اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی؛

''بے شک تمام مومن ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔'' (سورۂ حجرات:۱۰)

سوال ۲: انصار کی مہمان نوازی کے بارے میں لکھیے۔

جواب: انصار نے مہمان نوازی اور ایثار کی ایسی مثال پیش کی جسے تاریخ ہمیشہ یاد رکھے گی۔ ہر انصاری اپنے مہاجر بھائی کو اپنے ساتھ لے گیا اور اپنے مال و دولت، کھیت، باغات، مویشی، جائیداد غرض ہر چیز کے دو برابر حصے کیے اور ایک حصہ اپنے مہاجر بھائی کو پیش کر دیا۔ بعض انصار کے پاس دو مکانات تھے، اُنہوں نے ایک مکان اپنے مہاجر بھائی کو دے دیا۔ کھیتوں اور باغات کی پیداوار میں سے بھی آدھا حصہ مہاجر بھائیوں کو دے دیا۔

سوال ۳: مہاجرین نے کس طرح تجارت و مزدوری شروع کی؟

جواب: مہاجرین نے بھی انصار بھائیوں پر بوجھ بننا گوارا نہ کیا اور تجارت و مزدوری کرنے لگے۔ مثلاً حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو اُن کے انصاری بھائی نے اپنے مال میں حصہ دار بنانا چاہا تو اُنہوں نے برکت کی دُعا دی اور مدینہ کے بازار میں زمین پر کپڑا بچھا کر صرف ایک تھال میں پنیر رکھا اور بیچنا شروع کر دیا۔ چند دنوں میں اللہ تعالیٰ نے اُن کی تجارت میں برکت عطا فرمائی اور ایک ایسا دور بھی آیا کہ مدینہ میں اُن کی تجارت کا مال سو سو اونٹوں پر لد کر آتا تھا۔ حضرت ابو بکرؓ نے بھی اپنی تجارت کا آغاز ہاتھوں اور کندھوں پر کپڑا رکھ کر بیچنے سے کیا اور مدینہ میں کپڑے کے سب سے بڑے تاجر بن گئے۔ حضرت عثمانؓ نے کھجور کی تجارت میں خوب ترقی کی۔ حضرت عمرؓ کی گرم مصالحے کی تجارت ایران تک پہنچی۔ غرض مہاجرین کی تجارت اور انصار کی کاشت کاری سے مدینہ میں خوشحالی آئی اور ایک نئے مضبوط اسلامی معاشرے کی بنیاد پڑی۔

سوال ۴: مدینہ میں آباد گروہ کے بارے میں مختصر لکھیے۔

جواب: ہجرت کے وقت مدینے میں تین بڑے گروہ آباد تھے۔ اوس، خزرج اور یہود۔ اوس اور خزرج کے بیشتر افراد نے اسلام قبول کرلیا تھا۔ یہی لوگ انصار تھے اور مہاجرین کے ساتھ مواخات کے رشتہ میں بندھ چکے تھے۔ صرف یہود کا گروہ باقی تھا جس کی طرف سے مسلمانوں کو خطرہ تھا کیونکہ یہود مسلمانوں سے پوشیدہ دشمنی کے جذبات رکھتے تھے۔ یہ لوگ بہت مالدار تھے اور اوس و خزرج کو (جو کہ کھیتی باڑی کرتے تھے) سود پر رقم دیا کرتے تھے۔

سوال ۵: میثاقِ مدینہ کی شرائط لکھیے۔

جواب: مدینہ میں امن و امان اور اسلامی ریاست کے قیام کے لیے آپ ﷺ نے یہود سے معاہدہ کیا جو ''میثاق مدینہ'' کے نام سے مشہور ہوا۔ میثاق عربی زبان میں معاہدے کو کہتے ہیں۔اس کی شرائط مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ مسلمان اور یہود اپنے اپنے مذہب میں آزاد ہوں گے اور دونوں ایک دوسرے کے مذہبی معاملات میں مداخلت نہیں کریں گے۔

۲۔ مدینہ میں دوستانہ ماحول برقرار رکھنے کے لیے مسلمان اور یہود آپس میں بھرپور تعاون کریں گے۔

۳۔ خون بہا اور فدیے کا جو طریقہ پہلے سے چلا آرہا ہے وہ قائم رہے گا۔

۴۔ کوئی فریق کفارِ مکہ کو پناہ نہیں دے گا۔

۵۔ اگر مدینہ پر حملہ ہوا تو دونوں فریق ایک دوسرے کا ساتھ دیں گے اور مل کر دفاع کریں گے۔

۶۔ کسی دشمن سے اگر ایک فریق صلح کرے گا تو وہ سب کی صلح ہوگی۔

۸۔ ہر طرح کے جھگڑوں کا فیصلہ رسول اللہ ﷺ خود فرمائیں گے۔

خالی جگہ پُر کریں۔

۱۔ حضرت ابوبکرؓ ......کپڑے...... کی اور حضرت عثمانؓ ......کھجور...... کی تجارت کرتے تھے۔

۲۔ آپ ﷺ نے ...حضرت انسؓ بن مالک... کے مکان پر مہاجرین و انصار کو جمع کیا۔

۳۔ حضرت عثمانؓ کے انصاری بھائی ...حضرت اوس بن ثابت... تھے۔

۴۔ ......یہود...... کی طرف سے مسلمانوں کو خطرہ تھا۔

دوسرا سالِ ہجرت ۲ ھ

غزوۂ بدر

صفحہ نمبر ۵۳:

سوچیں اور بتائیں

آپ ﷺ کی پھینکی ہوئی مٹّھی بھر ریت ہر کافر کی آنکھوں میں کیسے چلی گئی؟

بچّوں کے ممکنہ جوابات:

۱۔ کیوں کہ اُس میں اللہ کی طاقت شامل تھی۔ ۲۔ کیوں کہ اللہ کی مرضی یہی تھی۔

صفحہ نمبر ۵۵:

سرگرمی

لغت کی مدد سے ان الفاظ کے معانی لکھیے اور جملوں میں استعمال کیجیے۔

سالار۔ چراگاہ ۔اَفواہ۔لشکر۔ حوض۔ بھگدڑ۔ صف۔ نوش۔ تناول۔

فنا۔ ہیبت۔ رنجیدہ۔ دلیر۔ محاصرہ

حل: (معانی لکھے جارہے ہیں لیکن جملے بچّوں کو خود بنانے کو دیئے جائیں)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
سالار	افسر۔سردار۔جنرل	نوش	پینا
چراگاہ	وہ جگہ جہاں جانوروں کو چرایا جاتا ہے	تناول	کھانا کھانا
افواہ	جھُوٹی خبر	فنا	موت۔ہلاکت
لشکر	فوج	ہیبت	دہشت۔رعب۔ڈر
حوض	پانی جمع کرنے کا پکا گڑھا	رنجیدہ	غمزدہ۔دُکھی۔افسردہ
بھگدڑ	بھاگنے کی ہلچل۔افراتفری	دلیر	بہادر
صف	قطار	محاصرہ	گھیرا ڈالنا۔چاروں طرف سے بند کردینا

مشق

سوال ۱: غزوہ اور سریہ میں کیا فرق ہے؟

جواب: غزوہ سے مراد وہ جنگ ہے جس میں آپ ﷺ نے خود شرکت فرمائی اور سریہ اُس جنگ کو کہتے ہیں جس میں آپ ﷺ نے خود شرکت نہ فرمائی بلکہ کسی صحابی کو سالار بنا کر بھیجا۔

سوال ۲: غزوۂ بدر کے اسباب تحریر کیجیے۔

جواب: غزوۂ بدر کے اسباب:

۱۔ کفّارِ مکّہ کے ایک سردار کرز بن جابر فہری نے مدینہ کی چراگاہ پر حملہ کر کے انصار کے مویشی لوٹے اور فرار ہوگیا جس پر مسلمانوں میں غم و غصہ تھا۔

۲۔ کفّار مکّہ کے ایک چھوٹے سے تجارتی قافلہ کا مسلمانوں سے جھگڑا ہو گیا جس میں ایک کافر عمرو بن الحضرمی کا قتل ہوگیا۔ یہ ایک اتفاقی حادثہ تھا جسے نبی کریم ﷺ نے ناپسند فرمایا مگر کفار بھڑک گئے۔

۳۔ مکّہ سے ابوسفیان بہت بڑا تجارتی قافلہ (جس میں پچاس ہزار کا مال تھا) لے کر شام کی طرف روانہ ہوا تھا۔ اس میں مکّہ کے تمام لوگوں نے بہت پیسہ لگایا ہوا تھا اور اس سے حاصل ہونے والے منافع کو مسلمانوں پر حملہ کرنے کے لیے استعمال کرنا تھا۔ یہ قافلہ جب شام سے واپس مکہ لوٹ رہا تھا تو افواہ اُڑ گئی کہ مسلمان اس قافلے کو لوٹنے آ رہے ہیں۔ ابوسفیان نے یہ سن کر مکہ والوں کو پیغام بھیجا کہ اس کے تجارتی قافلے کی حفاظت کی جائے۔

سوال ۳: غزوہ بدر میں نبی کریم ﷺ نے کیا فوجی انتظامات کیے؟

جواب: نبی ﷺ کا فوجی انتظام:

اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ ﷺ کو فتح کی خوشخبری مل چکی تھی لیکن آپ ﷺ نے جنگ میں اپنی ذہانت سے چند خاص اُصول اپنائے:

۱۔ اپنے مبارک ہاتھوں سے لشکر کی صفیں ترتیب دیں۔

۲۔ آپ ﷺ نے اپنی فوجوں کو دائیں اور بائیں پہاڑوں پر مقرّر کیا اور پہاڑوں کے بیچ میں مقرّر فوج کو تیر اندازی کا حکم دیا۔

۳۔ سامان کم ہونے کی وجہ سے مسلمانوں کو حکم دیا کہ جب کفّار بالکل سامنے آجائیں تب تیر چلائیں۔

۴۔ جنگ میں پہل آپ ﷺ نے خود نہ کی۔

سوال ۴: غزوۂ بدر میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی کس طرح مدد کی؟

جواب: میدان بدر میں کفّار کا لشکر پہلے پہنچ گیا اور اچھّی جگہ چُن کر خیمے گاڑ لیے۔ مسلمانوں کا لشکر بعد میں آیا تو اُن کے حصّے میں نرم اور ریتیلی زمین آئی جس میں پاؤں دھنس جاتے تھے۔ پینے اور وضو کے لیے پانی بھی نہ تھا۔ اس ساری صورتحال سے مسلمان بڑے پریشان ہوئے۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر خاص رحمت یہ فرمائی کہ رات میں بارش برسا دی جس سے مسلمانوں والے علاقے کی ریت جم گئی اور چلنے میں آسانی پیدا ہوگئی۔ دوسری طرف کفّار کی زمین کیچڑ زدہ ہوگئی جس پر کھڑا ہونا مشکل ہوگیا۔ اس بارش سے مسلمانوں نے چھوٹے چھوٹے حوض بنا کر پینے اور وضو کے لیے پانی محفوظ کر لیا۔ اگلے دن جنگ شروع ہوئی۔ کفّار کا ایک ہزار کا لشکر تھا۔ دورانِ جنگ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیلؑ کو بھیجا۔ اُنہوں نے آپ ﷺ سے ایک مٹّھی ریت کفّار کی طرف پھینکنے کو کہا۔ ساتھ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرشتوں کی فوج کی مدد کی خوشخبری بھی دی۔ آپ ﷺ نے کنکر اور ریت سے بھری ایک مٹّھی کفّار کی طرف پھینکی تو لشکر کے ہر کافر کی آنکھ میں ریت بھر گئی اور اُن میں بھگدڑ مچ گئی اور مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی۔

سوال ۵: بنو قینقاع نے کیا حرکت کی تھی کہ اُنہیں مدینہ سے نکلنا پڑا؟

جواب: ایک دن ایک مسلمان عورت بنو قینقاع کے بازار گئی۔ ان لوگوں نے اس مسلمان عورت سے بدتمیزی کی۔ عورت نے مدد کے لیے مسلمانوں کو پکارا، ایک صحابیؓ نے یہ دیکھا تو شرارت کرنے والے کو قتل کر دیا۔ یہودیوں نے اکٹھے مل کر اُن صحابیؓ کو قتل کر دیا۔ آپ ﷺ کو خبر ہوئی تو آپ ﷺ نے مسلمانوں کے ساتھ اُن کے علاقہ کا محاصرہ کرلیا جو پندرہ دن جاری رہا۔ آخر انہوں نے ہتھیار ڈال دیئے۔ ان کی تعداد سات سو تھی۔ آپ ﷺ کا ارادہ تھا کہ اُنہیں قتل کر دیا جائے مگر عبداللہ بن اُبی (منافق) نے بنو قینقاع کے لیے سفارش کی تو آپ ﷺ اُنہیں مدینہ سے نکل جانے کا حکم دیا۔ یہ لوگ شام کی ایک بستی ''اذرعات'' چلے گئے۔

صحیح جواب چُن کر خالی جگہ پُر کریں۔

۱۔ غزوۂ بدر ......۲ھ...... میں ہوا۔ (۶ھ۔ ۲ھ۔ ۳ھ)

۲۔ ......عتبہ بن ربیعہ...... کفّار کے لشکر کا سپہ سالار تھا۔ (ربیع بن عتبہ۔ عتبہ بن ربیعہ۔ ولید)

۳۔ ......حضرت ابولبابہ...... کو نبی کریم ﷺ نے مدینہ کا حاکم مقرّر کیا۔ (حضرت ابولبابہؓ۔ حضرت علیؓ۔ حضرت حمزہؓ)

۴۔ یہود کے ......تین...... بڑے قبائل تھے۔ (دو۔ چار۔ تین)

مندرجہ ذیل جملوں پر ✓ یا ✗ کے نشان لگائیے۔

۱۔ ابوسفیان مکّہ سے ایک ہزار کا لشکر لے کر نکلا۔	✗
۲۔ غزوۂ بدر میں مسلمانوں کی تعداد ۳۱۳ تھی۔	✓
۳۔ نبی کریم ﷺ رات بھر عبادت و دُعا میں مصروف رہے۔	✓
۴۔ آپ ﷺ نے بنو قینقاع کو مدینہ سے نکال دیا۔	✓

تیسرا سالِ ہجرت ۳ھ

غزوۂ اُحد

صفحہ نمبر ۶۱:

سوچیں اور بتائیں

اگر مسلمان غزوۂ اُحد میں حضور اکرم ﷺ کی اطاعت کرتے تو کیا ہوتا؟

بچّوں کے ممکنہ جوابات: ۱۔ مسلمان جیت جاتے۔ ۲۔ زیادہ لوگ شہید نہ ہوتے۔

۳۔ کافروں کو زیادہ نقصان ہوتا۔

سرگرمی

لغت کی مدد سے ان الفاظ کے معانی لکھیے۔

کاروائی۔ مقیم علمبردار۔ زرہ پوش۔ عجلت۔ پست۔ دَف۔ رُخسار۔ نظم و ضبط۔

قاصد۔ دستہ۔ تاکید۔ جانثاری۔ پشت۔ مالِ غنیمت۔ دندان۔ بوچھاڑ۔ پے در پے۔ حکمت۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
کاروائی	انتظام۔ برتاؤ	قاصد	پیغام لانے والا۔ ایلچی
مقیم	ٹھہرنا	دستہ	فوج کا ایک حصّہ
علم بردار	جھنڈا اُٹھا کر چلنے والا	تاکید	ہدایت
زرہ پوش	وہ شخص جو فولاد کا لباس پہنے ہو	جانثاری	جان قربان کرنا
عجلت	جلدی	پشت	کمر۔ پیٹھ
پست	نیچے	مالِ غنیمت	دشمن کا وہ مال جو جنگ میں ہاتھ آئے
خود	لوہے کی ٹوپی جو جنگ میں پہنتے ہیں	دندان	دانت
دَف	ہاتھ سے بجانے والا ایک ساز	بوچھاڑ	کثرت۔ زیادتی۔ بہتات
رخسار	گال	پے در پے	لگاتار
نظم وضبط	اُصولوں کی پابندی	حکمت	عقل۔ دانائی

مشق

سوال ۱: عبداللہ بن اُبی کون تھا اور اُس نے کیا حرکت کی؟

جواب: عبداللہ بن اُبی منافق تھا اور مدینہ کے منافقین کا سردار تھا جو مسلمانوں کے خلاف سازشوں میں لگا رہتا تھا۔ جب آپ ﷺ لشکر لے کر مدینہ سے روانہ ہونے لگے تو عبداللہ بن اُبی نے اُسی وقت اپنی منافقت ظاہر کر دی اور اپنے تین سو ساتھیوں کو لے کر یہ کہہ کر پلٹ گیا کہ ''میرا مشورہ نہیں مانا گیا''۔ اس طرح مسلمانوں کا لشکر ایک ہزار سے گھٹ کر سات سو رہ گیا۔

سوال ۲: غزوۂ اُحد کے ننھّے مجاہدین کے بارے میں لکھیے۔

جواب: غزوۂ اُحد کے ننھّے مجاہدین:

اس جنگ میں دو کم عمر بچّوں حضرت رافعؓ اور حضرت سمرہؓ نے بھی شامل ہونے کی ضد کی۔ حضرت رافعؓ کو واپس جانے کو کہا گیا تو انہوں نے پنجوں کے بل کھڑے ہو کر اپنا قد اُونچا کر کے دکھایا۔ تیر اندازی میں مہارت کی وجہ سے اُنہیں شامل کرلیا۔ حضرت سمرہؓ نے حضرت رافعؓ کو کشتی میں ہرانے کا دعویٰ کیا تو دونوں کا مقابلہ کرا کر دیکھا گیا اور اُنہیں بھی لشکر میں شامل کرلیا گیا۔

سوال ۳: جبل رماۃ کے تیر اندازوں نے کیا کیا اور اس کا کیا نتیجہ ہوا؟

جواب: جبل رماۃ پر مقرّر دستے نے جب دیکھا کہ کفّار کی فوج بھاگ رہی ہے تو وہ سمجھے کہ جنگ ختم ہوگئی ہے اور خطرہ ٹل چکا ہے لہٰذا وہ جوش وخروش سے نعرے لگاتے نیچے اُترنے لگے تاکہ مالِ غنیمت جمع کرلیں۔ حضرت عبداللہ بن جبیرؓ نے اُنہیں آپ ﷺ کی تاکید یاد دلائی مگر وہ فتح کی خوشی میں سب کچھ بھول گئے۔ اب جبل رماۃ پر صرف ۱۰ تیر انداز رہ گئے۔ کافروں کے ایک فوجی دستے نے حضرت خالد بن ولیدؓ (جو اس وقت مسلمان نہیں ہوئے تھے) کے ساتھ کوہِ اُحد کا چکر کاٹ کر پیچھے سے بھرپور حملہ کر کے سارے تیر اندازوں کو شہید کر دیا۔ اسی دوران کفار کی بھاگتی ہوئی فوج نے بھی پلٹ کر حملہ کر دیا۔ مسلمانوں کو سنبھلنے کا موقع نہ مل سکا اور بڑے بڑے صحابہؓ شہید ہوگئے۔

سوال ۴: غزوۂ اُحد میں حضرت ابو دجانہؓ، حضرت زیادؓ اور حضرت طلحہؓ کی جانثاری کے بارے میں لکھیے۔

جواب: غزوۂ اُحد میں کفار ہر طرف سے صرف آپ ﷺ کو اپنا نشانہ بنا رہے تھے۔ لہٰذا صحابہ کرامؓ نے آپ ﷺ کو گھیرے میں لے لیا۔ حضرت ابو دجانہؓ آپ ﷺ پر جھک گئے۔ اب جو تیر آتا وہ اُن کی پشت پر آتا۔ حضرت زیادؓ نے لڑتے لڑتے زخموں سے چور ہو کر آپ ﷺ کے قدموں پر اپنا منہ رکھا اور جان دے دی۔ آپ ﷺ پر تلوار کے حملوں کو حضرت طلحہؓ نے اپنے ہاتھوں پر روکا تو اُن کا ایک ہاتھ کٹ کر گر پڑا۔

سوال ۵: غزوۂ اُحد میں مسلمانوں کی شکست میں اللہ تعالیٰ کی کیا حکمت تھی؟

جواب: غزوۂ اُحد میں مسلمانوں کی شکست پر سورۂ آل عمران میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے تسلّی دی اور فرمایا کہ اس جنگ میں تمہیں جو نقصان پہنچا ہے اس پر غم نہ کھاؤ کیونکہ اگر تم میں ایمان رہا تو تم فتح حاصل کرو گے۔ چنانچہ اس جنگ کے بعد مسلمان ہر جنگ میں کامیاب ہوئے۔

- ایک اور انداز سے تسلّی دی گئی کہ اگر غزوۂ اُحد میں تمہارے لوگ زخمی ہوئے ہیں تو کیا ہوا؟ غزوۂ بدر میں اور غزوۂ اُحد کے شروع میں تمہارے مخالف ایسے ہی زخمی ہوئے تھے۔ یہ تو اللہ کی حکمت ہے کہ جیتنے والا ہارتا اور ہارنے والا جیتتا ہے۔
- غزوۂ اُحد میں مسلمانوں کو جو شکست اپنی غلطی سے ہوئی اس میں بھی اللہ کی حکمت تھی وہ یہ کہ:

۱۔ جنگ کی شدّت میں صبر کا مظاہرہ کرنا۔

۲۔ کچھ لوگوں کو شہادت کا مرتبہ ملنا۔

۳۔ ایمان والوں کو ان کے گناہوں سے پاک کرنا۔

۴۔ کافروں کو وقتی کامیابی دینا جس سے اُن کا غرور بڑھے گا اور یہی چیز بعد میں اُن کی تباہی کا سبب بنی۔

خالی جگہ پُر کریں۔

۱۔ غزوۂ اُحد سن ......۳ھ...... میں ہوا۔

۲۔ ......حضرت عباسؓ...... نے خط کے ذریعے نبی کریم ﷺ کو اطلاع دی۔

۳۔ آپ ﷺ ......نمازِ جمعہ...... ادا کر کے لشکر لے کر مدینہ سے نکلے۔

۴۔ ......جبلِ رماۃ...... پر پچاس تیرانداز مقرّر تھے جن کی قیادت ......حضرت عبداللہ بن جبیرؓ...... کر رہے تھے۔

۵۔ وحشی نے ......حضرت حمزہؓ...... کو شہید کر دیا۔

مندرجہ ذیل جملوں پر ✓ یا ✗ کے نشان لگائیے۔

۱۔ غزوۂ اُحد کا آغاز طبل بجا کر ہوا۔	✗
۲۔ حضرت زیادؓ فوج کے افسر تھے۔	✗
۳۔ آپ ﷺ کے دندان مبارک شہید ہوگئے۔	✓
۴۔ ہندہ نے حضرت حمزہؓ کا کلیجہ چبا ڈالا۔	✓
۵۔ حضرت مصعب بن عمیرؓ کی شہادت کو مسلمان نبی کریم ﷺ کی شہادت سمجھے۔	✓

چوتھا سالِ ہجرت ۴ھ

بنونضیر کی بدعہدی اور جلاوطنی

صفحہ نمبر ۶۴:

سوچیں اور بتائیں

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنونضیر کو اسلحہ چھوڑنے کا حکم کیوں دیا؟

بچّوں کے ممکنہ جوابات:

۱۔ تا کہ وہ کمزور ہو جائیں اور مقابلہ نہ کرسکیں۔

۲۔ مسلمانوں پر حملہ نہ کرسکیں۔

سرگرمی

لغت کی مدد سے ان الفاظ کے معانی لکھیے اور جملوں میں استعمال کیجئے۔

جلاوطنی۔ بدعہدی۔ اسلحہ۔ مطالبہ۔

حل: (معانی لکھے جا رہے ہیں لیکن جملے بچّوں کو خود بنانے کو دیئے جائیں)

الفاظ	معانی
جلاوطنی	ملک چھوڑنا
بدعہدی	وعدہ خلافی
اسلحہ	ہتھیار
مطالبہ	مانگنا۔ تقاضا کرنا

مشق

سوال ۱: بنو نضیر نے کس طرح بدعہدی کی؟

جواب: میثاقِ مدینہ کی ایک شرط یہ تھی کہ مرنے والوں کا خون بہا اور فدیہ ادا کرنے کا جو طریقہ پہلے سے ہے وہ قائم رہے گا۔ شرط کے مطابق ایک معاملے میں دو افراد کے قتل کا خون بہا قبیلہ بنو نضیر کو ادا کرنا تھا۔ اس کے مطالبہ کے لیے آپ ﷺ چند صحابہؓ کے ساتھ بنو نضیر کے پاس تشریف لے گئے۔ اُنہوں نے آپ ﷺ کا مطالبہ منظور کرلیا لیکن اُن کے دل میں کچھ اور تھا۔ اُنہوں نے منصوبہ بنایا کہ جس گھر کے سائے میں آپ ﷺ تشریف فرما تھے اُس کی چھت سے ایک بھاری پتھّر آپ ﷺ پر گرا کر آپ ﷺ کو شہید کردیں لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو وحی کے ذریعے خبر کردی۔ آپ ﷺ فوراً وہاں سے ہٹ گئے اور مدینہ واپس چلے آئے۔ اس طرح بنو نضیر نے آپ ﷺ کو قتل کرنے کی سازش کر کے بدعہدی کی۔

سوال ۲: آپ ﷺ نے بنو نضیر کی بدعہدی پر کیا فیصلہ کیا؟

جواب: بنو نضیر کی بدعہدی پر آپ ﷺ نے مسلمانوں کو حملہ کرنے کا حکم دیا۔

سوال ۳: آپ ﷺ نے بنو نضیر کو کیا حکم دیا؟

جواب: آپ ﷺ نے بنو نضیر کو مدینہ سے نکل جانے کا حکم دیا۔ ساتھ میں یہ شرط بھی رکھی کہ وہ اپنا اسلحہ چھوڑ کر جائیں اور جس قدر سامان لے جاسکتے ہیں لے جائیں۔

سوال ۴: بنو نضیر نے اسلحہ میں کیا کیا چھوڑا؟

جواب: جو اسلحہ انہوں نے چھوڑا اس میں پچاس زرہیں، پچاس خود اور تین سو چالیس تلواریں تھیں۔

سوال ۵: بنو نضیر کو مدینہ سے کب نکالا گیا اور یہ قبیلہ کہاں چلا گیا؟

جواب: بنو نضیر کو مدینہ سے ربیع الاوّل ۴ھ میں نکالا گیا اور یہ قبیلہ شام چلا گیا۔

پانچواں سالِ ہجرت ۵ھ

غزوۂ احزاب

صفحہ نمبر۶۶:

سوچیں اور بتائیں

اگر مسلمان دشمنوں کی اتنی بڑی فوج کا ڈٹ کر مقابلہ نہ کرتے تو کیا ہوتا؟

بچّوں کا ممکنہ جواب: تو کفّار اُن کو بُری طرح شکست دے دیتے۔

صفحہ نمبر۷۰:

سوچیں اور بتائیں

حضرت سعدؓ نے توریت سے فیصلہ کیوں کیا؟

بچّوں کا ممکنہ جواب: کیونکہ بنو قریظہ یہودی قبیلہ تھا اس لیے حضرت سعدؓ نے اُن کی مقدس کتاب توریت سے فیصلہ کیا۔

سرگرمی

لغت کی مدد سے ان الفاظ کے معانی لکھیے۔

سربراہ۔ خفیہ۔ خندق۔ فاقہ۔ قلت۔ دستور۔ جنگجو۔ للکارنا۔ مجاہد۔

نخلستان۔ دشوار۔ حملہ آور۔ مورچہ بندی۔ آمادہ۔ طلب۔ پیشانی۔ مہیّا۔ طویل

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
سربراہ	سردار	نخلستان	ریگستان میں وہ علاقہ جہاں کھجور کے درخت اور پانی ہو۔
خفیہ	چھُپا ہوا۔ پوشیدہ	دُشوار	مشکل۔ سخت
خندق	گڑھا	حملہ آور	حملہ کرنے والا
فاقہ	بھوکا ہونا	مورچہ بندی	جنگ کے لیے خندق کھودنا

قلت	کمی	آمادہ	تیار۔راضی
دستور	رسم ورواج	طلب	خواہش۔آرزو
جنگجو	لڑنے والا	پیشانی	ماتھا
للکارنا	کڑک کر پکارنا	مہیّا	حاضر۔موجود۔فراہم
مجاہد	جہاد کرنے والا۔اسلام کی خاطر لڑنے والا	طویل	بہت لمبا

مشق

سوال ۱: غزوۂ احزاب کے اسباب تحریر کیجیے۔

جواب: غزوۂ احزاب کے اسباب:

- انصار (اوس اور خزرج کے لوگ) مواخات کے بعد سے مضبوط ہوگئے تھے چنانچہ یہود اُنہیں آپس میں لڑوانے میں ناکام ہونے لگے۔
- مدینہ میں آپ ﷺ سربراہ کی حیثیت رکھتے تھے۔ اب یہود کی برتری ختم ہوچکی تھی جس پر وہ اندر ہی اندر تلملا رہے تھے۔
- یہودی قبائل بنو قینقاع اور بنونضیر کو میثاقِ مدینہ توڑنے پر آپ ﷺ نے مدینہ سے نکال دیا تھا۔ اس لیے یہ دونوں قبائل اپنی بے عزتی کا بدلہ لینے کے لیے بے چین تھے۔

سوال ۲: خندق کھودنے کا مشورہ کس نے دیا اور غزوۂ احزاب میں حملہ آور فوج کی تعداد کیا تھی؟

جواب: خندق کھودنے کا مشورہ حضرت سلمان فارسیؓ نے دیا اور غزوۂ احزاب میں حملہ آور فوج کی تعداد دس ہزار تھی۔

سوال ۳: خندق کی کُھدائی کی تفصیلات تحریر کیجیے۔

جواب: خندق کی کُھدائی:

۸ ذیقعدہ ۵ھ کو آپ ﷺ نے کُھدائی کا کام شروع کرادیا۔ آپ ﷺ نے دس دس گز زمین، دس دس صحابہؓ پر تقسیم کردی۔ بیس دن تک تین ہزار صحابہ کرامؓ اور آپ ﷺ کے مبارک ہاتھ اس دُشوار کام میں دن رات مصروف رہے۔ سخت سردیوں کی راتیں تھیں۔ سامان کی قلت، مسلسل تین تین دن تک فاقے پھر راتوں کو جاگنا مگر صحابہ کرامؓ جوش وخروش کے عالم میں اشعار پڑھتے ہوئے اپنی پیٹھوں پر مٹی لاد لاد کر پھینکتے تھے۔ کھدائی کے دوران ایک جگہ سخت چٹان نکلی جسے آپ ﷺ نے کدال مار کر توڑ دیا۔

سوال۴: غزوۂ احزاب میں اللہ تعالیٰ نے کس طرح مدد کی؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی مدد:

محاصرہ طویل ہوتا جا رہا تھا اور دن گزرنے کے ساتھ ساتھ حملہ آوروں کی مشکلات بڑھتی جارہی تھیں کیونکہ اتنی بڑی فوج کو سازو سامان مہیا کرنا آسان نہ تھا۔ اسی دوران یہود قبائل اور مشرکینِ مکّہ کے درمیان پھوٹ پڑگئی۔ جس سے کچھ قبائل واپس جانے پر تل گئے اور ایک روز اللہ کے حکم سے شدید طوفان آ گیا۔ خیمے اُکھڑ گئے، کھانے کی دیگیں اُلٹ گئیں، ریت اور مٹی آنکھوں میں بھر گئی، اُونٹ اور دوسرے مویشی رسیاں تڑا کر بھاگنے لگے۔

قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے؛

''مسلمانو! خدا کے اُس احسان کو یاد کرو جب تم پر فوجیں آپڑیں تو ہم نے اُن پر آندھی بھیجی اور فوجیں بھیجیں جو تم کو دکھائی نہیں دیتی تھیں۔'' (سورۂ احزاب: ۹)

لہٰذا حملہ آور بدحواس ہوکر بھاگے اور تقریباً ایک مہینے کے سخت محاصرے کے بعد جنگ ختم ہوگئی۔ اس جنگ میں پانچ مجاہد شہید اور کفار کے چار آدمی مارے گئے۔

سوال۵: بنوقریظہ نے محاصرہ سے مجبور ہوکر کیا کیا؟

جواب: بنوقریظہ نے محاصرہ سے مجبور ہوکر ہتھیار ڈال دیئے اور خود کو آپ ﷺ کے حوالے کردیا مگر یہ شرط رکھی کہ اُن کے حلیف حضرت سعدؓ جو فیصلہ کریں گے وہ قبول کرلیں گے۔

خالی جگہ پُر کریں۔

۱۔ حزب کے معنی ......گروہ یا جماعت...... ہیں۔

۲۔ غزوۂ احزاب کو غزوۂ ....خندق.............. بھی کہتے ہیں۔

۳۔ ......عمرو بن عبدود...... نامی کافر ایک ہزار سواروں کے برابر سمجھا جاتا تھا۔

چھٹا سالِ ہجرت ۶ھ

صلح حدیبیہ

صفحہ نمبر ۷۶:

سوچیں اور بتائیں

صلح حدیبیہ کی وجہ سے مکّہ فتح ہوا، بتایئے کیسے اور کتنے عرصہ بعد؟

بچّوں کا ممکنہ جواب:

صلح حدیبیہ کی شرائط میں ایک شرط یہ تھی کہ دس سال تک دونوں فریق جنگ بند رکھیں گے ۔ دو سال بعد قریش نے اس صلح نامہ کی خلاف ورزی کی ۔قریش کے معاہدہ توڑنے پر آپ ﷺ نے مسلمانوں کو جہاد کی تیاری کا حکم دیا اور دس ہزار کا لشکر لے کر مکّہ پہنچے تو قریش نے ہار مان لی۔اس طرح دو سال بعد مکّہ فتح ہوا۔

سرگرمی

حضرت عثمانؓ کے بارے میں معلومات کو دو کالم چارٹ بنا کر مکمل کیجیے۔ (ٹیچر یا والدین سے مدد لیں)

حضرت عثمانؓ

آپ ﷺ سے رشتہ	دوست، داماد
لقب	ذوالنورین
پیشہ	تجارت
وہ صلح نامہ جس میں آپؓ کا نام شامل ہے۔	صلح حدیبیہ

مشق

سوال ا: عروہ بن مسعود ثقفی نے نبی کریم ﷺ سے گفتگو کرنے کے بعد قریش کے سرداروں سے کیا کہا؟

جواب: عروہ بن مسعود ثقفی نے نبی کریم ﷺ سے گفتگو کرنے کے بعد قریش کے سرداروں سے کہا،

''اے قوم! بخدا میں قیصر وکسریٰ اور نجاشی جیسے بادشاہوں کے پاس جا چکا ہوں، میں نے کسی بادشاہ کو نہیں دیکھا

کہ اُس کے ساتھی اُس کی اتنی تعظیم کرتے ہوں جتنی محمد ﷺ کے ساتھی محمد ﷺ کی تعظیم کرتے ہیں۔ خدا کی قسم! اگر وہ کسی بات کا حکم دیتے ہیں تو حکم بجالانے کے لیے سب دوڑ پڑتے ہیں۔ جب وضو کرتے تھے تو لگتا تھا کہ اس وضو کے پانی کے لیے لڑ پڑیں گے اور جب وہ بات کرتے ہیں تو سب اپنی آوازیں پست کر لیتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ محمد ﷺ نے ایک اچھی تجویز پیش کی ہے لہٰذا اُسے قبول کر لو۔''

سوال ۲: بیعت رضوان کے بارے میں لکھیے۔

جواب: بیعت رضوان:

حضرت عثمانؓ قید میں تھے مگر مسلمانوں میں یہ افواہ پھیل گئی کہ اُنہیں قتل کر دیا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے بیعت لی کہ حضرت عثمانؓ کی شہادت کا بدلہ لیں گے۔ یہ بیعت ایک درخت کے نیچے لی گئی۔ اس بیعت کا نام ''بیعت رضوان'' ہے۔ اسی کے بارے میں قرآن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے؛

''اللہ مومنین سے راضی ہوا جب وہ آپ ﷺ سے درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے۔'' (سورۂ فتح: ۱۸)

سوال ۳: صلح حدیبیہ کی شرائط تحریر کیجیے۔

جواب: یہ صلح حدیبیہ کے مقام پر ہوئی اس لیے اسے صلح حدیبیہ کہا جاتا ہے۔ اس صلح نامہ کی شرائط یہ تھیں:

۱۔ مسلمان اس سال عمرہ کے بغیر چلے جائیں گے۔

۲۔ اگلے سال آئیں گے اور تین روز قیام کریں گے۔

۳۔ دستور کے مطابق مسلمان اپنے ساتھ صرف تلواریں لا سکتے ہیں، وہ بھی نیام میں ہوں گی۔

۴۔ دس سال تک دونوں فریق جنگ بند رکھیں گے۔

۶۔ کفّارِ مکّہ کا جو آدمی سرپرست کی اجازت کے بغیر محمد ﷺ کے پاس جائے گا محمد ﷺ اُسے واپس کر دیں گے، لیکن محمد ﷺ کے ساتھیوں میں سے جو شخص بھاگ کر قریش کے پاس آئے گا قریش اُسے واپس نہیں کریں گے۔

سوال ۴: صلح حدیبیہ کے موقع پر حضرت ابو جندلؓ کے ساتھ کیا ہوا؟

جواب: جب صلح نامہ لکھا جا رہا تھا تو سہیل کے بیٹے حضرت ابو جندلؓ اپنی بیڑیاں گھسیٹتے آپہنچے۔ وہ مکّہ سے بھاگ کر آئے تھے۔ اُن کے باپ نے اُن پر اسلام قبول کرنے کی وجہ سے بہت تشدد کیا تھا۔ حضرت ابو جندلؓ نے نبی کریم ﷺ کو اپنے زخم دکھائے لیکن معاہدہ ہو چکا تھا لہٰذا آپ ﷺ نے حضرت ابو جندلؓ سے فرمایا؛ ''صبر کرو ابو جندل! صبر کرو! ہم نے صلح کر لی ہے اور اُن کو اللہ تعالیٰ کا عہد دے رکھا ہے۔ اس لیے ہم بدعہدی نہیں کر سکتے۔'' سہیل ابو جندلؓ کے منہ پر طمانچہ مارتے اور گھسیٹتے ہوئے لے گیا۔

صحیح جواب چُن کے خالی جگہ پُر کریں۔

۱۔ حدیبیہ مکّہ سے ....۹ میل......... کے فاصلے پر ہے۔

(۷ میل ۔ ۸ میل ۔ ۹ میل)

۲۔ قریش سے بات چیت کے لیے آپ ﷺ نے حضرت ....عثمانؓ......... کو بھیجا۔

(علیؓ ۔ عثمانؓ ۔ ابوبکرؓ)

۳۔ سہیل بن عمرو کے بیٹے حضرت ....ابوجندل......... مسلمان ہو چکے تھے۔

(ابوجندلؓ ۔ ابوبکرؓ ۔ ابوعبیدہؓ)

۴۔ سورۂ ....فتح......... میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو فتح کی خوشخبری دی۔

(جن ۔ ملک ۔ فتح)

ساتواں سالِ ہجرت ۷ھ

خسرو پرویز کا انجام

صفحہ نمبر ۷۸:

سوچیں اور بتائیں

باذان نے کیوں اسلام قبول کر لیا؟

بچّوں کا ممکنہ جواب:

کیونکہ باذان نے دیکھا کہ اُس کے آدمیوں کو خسرو پرویز کے انجام کی خبر آپ ﷺ نے اتنی دور سے اور بہت دن پہلے دے دی تھی۔ وہ آپ ﷺ کے نبی ہونے پر فوراً ایمان لے آیا اور اسلام قبول کر لیا۔

سرگرمی

مندرجہ ذیل اشاروں کو پڑھ کر ایران کے بارے میں معلومات اٹلس کی مدد سے مکمل کیجیے۔

ایران

دارالحکومت	تہران
قومی زبان	فارسی
مذہب	اسلام
کرنسی	ایرانی ریال

مشق

سوال ۱: خسرو پرویز کہاں کا بادشاہ تھا اور اسے کیا کہا جاتا تھا؟

جواب: خسرو پرویز ایران کا بادشاہ تھا اور اسے ''خسرو'' کہا جاتا تھا۔

سوال ۲: ایران کے لوگوں کا مذہب کیا تھا؟

جواب: ایران کے لوگ مجوسی (آتش پرست) تھے۔

سوال۳: آپ ﷺ کا خط پڑھ کر خسرو پرویز نے کیا کیا؟

جواب: آپ ﷺ کا یہ خط پڑھ کر خسرو پرویز آگ بگولہ ہوگیا کیونکہ ایران کے طریقہ کے مطابق خط کے اوپر پہلے بادشاہ کا نام لکھا جاتا تھا لیکن آپ ﷺ نے اللہ اور پھر محمد ﷺ لکھا تھا۔ خسرو پرویز نے غرور میں آکر آپ ﷺ کا خط ٹکڑے ٹکڑے کردیا۔ ساتھ ہی اُس نے اپنے یمن کے گورنر باذان کو حکم دیا کہ کسی کو بھیج کر اس نئے نبی کو پکڑ کر میرے پاس لایا جائے لٰہذا باذان نے دو افراد مدینہ روانہ کردیئے۔

سوال۴: باذان کے آدمیوں سے آپ ﷺ نے کیا فرمایا؟

جواب: باذان کے آدمیوں سے آپ ﷺ نے فرمایا ''باذان کو یہ خبر پہنچادو کہ اُس کے رب (پرویز) کو میرے رب (اللہ تعالیٰ) نے قتل کردیا ہے اور اسلام کی حکومت ایران تک پہنچے گی''۔

سوال۵: خسرو پرویز کے ساتھ کیا ہوا اور اُس کے انجام کی خبر آپ ﷺ کو کیسے ملی؟

جواب: ۱۰ جمادی الاوّل ۷ھ کی رات کو پرویز کے بیٹے شیرویہ نے اُسے قتل کردیا۔ یہ خبر آپ ﷺ کو وحی کے ذریعے مل گئی۔

آٹھواں سالِ ہجرت ۸ھ

فتحِ مکّہ

صفحہ نمبر ۸۲:

سوچیں اور بتائیں

اگر نبی کریم ﷺ کفار کو معاف نہ کرتے تو کیا ہوتا؟

بچّوں کا ممکنہ جواب: تو کفّار کی اتنی بڑی تعداد مسلمان نہ ہوتی۔

سرگرمی

۱۔ خانہ کعبہ کی تصویر اپنی کاپی میں لگائیے۔

حل: (بچّوں سے یہ سرگرمی ضرور کرائی جائے)

سرگرمی

۲۔ لغت کی مدد سے ان الفاظ کے معانی لکھیے۔

فریاد۔ رنج۔ مقتولین۔ اہلِ مکّہ۔ تحقیق۔ نگران۔ مجمع۔ غلاظت۔ بیعت۔ درگزر۔

حل:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
فریاد	دہائی۔ ظلم زیادتی کی شکایت	نگران	محافظ۔ نگہبان
رنج	دکھ۔ غم	مجمع	ہجوم۔ بھیڑ
مقتولین	قتل ہونے والے لوگ	غلاظت	گندگی۔ نجاست
اہلِ مکّہ	مکّہ کے شہری	بیعت	ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر قسم کھانا۔ اطاعت کا وعدہ کرنا
تحقیق	چھان بین	درگزر	معافی

مشق

سوال ۱: بنوخزاعہ کا سردار جب آپ ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے کیا کیا؟

جواب: بنوخزاعہ کا سردار جب آپ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ سے اس ظلم پر فریاد کی۔ تو آپ ﷺ کو سخت رنج ہوا اور فرمایا؛ ''اے عمرو تمہاری مدد کی جائے گی۔''

آپ ﷺ نے قریش کے پاس قاصد بھیجا اور تین شرطیں پیش کیں کہ اُن میں سے کوئی ایک منظور کی جائے۔

۱۔ دستور کے مطابق مقتولین کا خون بہا دیا جائے۔

۲۔ قریش بنوبکر کی حمایت سے الگ ہو جائیں۔

۳۔ اعلان کیا جائے کہ حدیبیہ کا معاہدہ ٹوٹ گیا۔

سوال ۲: مکّہ پہنچ کر آپ ﷺ نے کیا اعلان کیا؟

جواب: مکّہ پہنچ کر آپ ﷺ نے اعلان کیا کہ آج ہر وہ شخص امان میں ہے جو:

۱۔ ہتھیار ڈال دے۔

۲۔ ابوسفیان کے گھر پناہ لے۔

۳۔ اپنے گھر کا دروازہ بند کر لے۔

۴۔ خانۂ کعبہ میں داخل ہو جائے۔

سوال ۳: نبی کریم ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر کفار سے کیا فرمایا؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا کہ آج میں تم سے وہ کہوں گا جو یوسفؑ نے اپنے بھائیوں سے کہا تھا یعنی؛

''آج تم سے کوئی انتقام نہیں، جاؤ تم سب آزاد ہو۔''

مندرجہ ذیل جملوں پر ✓ یا ✗ کے نشان لگائیے۔

۱۔ قبیلہ بنوبکر آپ ﷺ کے ساتھ ہو گیا تھا۔ ✗

۲۔ آپ ﷺ دس ہزار مسلمانوں کے ساتھ مکہ روانہ ہوئے۔ ✓

۳۔ نماز کا وقت ہوا تو حضرت طلحہؓ نے اذان دی۔ ✗

نواں سالِ ہجرت ۹ ھ

عیسائی وفد کو دعوتِ اسلام

صفحہ نمبر ۸۴:

سرگرمی

لغت کی مدد سے ان الفاظ کے معانی لکھیے۔
صلیب۔ مہلت۔ جزیہ۔ گرجا گھر

حل:

الفاظ	معانی
صلیب	عیسائیوں کا مقدس نشان
مہلت	وقفہ۔ توقف۔ دیر۔ فرصت۔ وقت
جزیہ	اسلامی حکومت میں غیر مسلم پر سالانہ محصول (ٹیکس)
گرجا گھر	عیسائیوں کا عبادت خانہ

مشق

سوال ۱: نجران میں کون لوگ رہتے تھے اور اُنہوں نے کیا بنایا تھا؟

جواب: نجران میں عیسائی عرب رہتے تھے۔ اُنہوں نے ایک بڑا سا گرجا گھر بنا رکھا تھا جسے وہ کعبہ کہتے تھے۔

سوال ۲: عیسائیوں کی بات کے جواب میں نازل ہونے والی آیت کا ترجمہ لکھیے۔

جواب: ''بے شک عیسیٰ کی مثال اللہ کے نزدیک آدم جیسی ہے جسے اللہ نے مٹی سے بنا کر کہہ دیا ہوجا تو وہ ہوگیا۔ آپ کے رب کی طرف سے حق یہی ہے۔ پس آپ شک کرنے والوں میں سے نہ ہوں۔ پھر (اے محمد ﷺ) اس علم کے آجانے کے بعد جو کوئی جھگڑا کرتا ہے تو آپ کہہ دیں کہ آؤ تم اور ہم خود بھی آجائیں اور اپنے گھر والوں کو بھی لے آئیں۔ پھر ہم اللہ سے دعا کریں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت کریں۔'' (سورۃ آل عمران: ۵۹۔۶۱)

سوال۳: مباہلہ کا مطلب کیا ہے؟

جواب: مباہلہ کا مطلب ہے دو فریق کا ایک دوسرے پر بددُعا کرنا یعنی جب دو فریقوں میں کسی معاملے کے سچ یا جھوٹ ہونے پر جھگڑا ہو اور معاملہ ختم ہوتا نظر نہ آئے تو دونوں فریق اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کریں کہ یا اللہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے اُس پر لعنت فرما۔

سوال۴: آپ ﷺ نے مباہلہ کی دعوت دی تو عیسائیوں نے کیا کیا؟

جواب: آپ ﷺ نے عیسائیوں کو مباہلہ کی دعوت دی۔ حضرت فاطمہؓ، حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کو اپنے ساتھ لیا اور عیسائیوں سے کہا تم لوگ بھی اپنے گھر والوں کو لے آؤ۔ پھر ہم مل کر جھوٹے پر لعنت کی بددُعا کریں۔ یہ سن کر عیسائی حیران و پریشان ہوگئے۔ چونکہ دل میں چور تھا اس لیے مشورہ کرنے کی مہلت مانگی لیکن کسی نے بھی مباہلہ کرنے کی ہمّت نہ کی۔ آخر ان لوگوں نے آپ ﷺ سے صلح کرکے جزیہ دینا قبول کرلیا۔

دسواں سالِ ہجرت ۱۰ھ

حجّۃ الوداع

صفحہ نمبر ۸۷:

سوچیں اور بتائیں

آپ ﷺ نے اپنی زندگی میں کتنے حج کیے؟

بچّوں کا ممکنہ جواب: صرف ایک حج کیا۔

سرگرمی

۱۔ دیئے گئے اشاروں کے بارے میں ٹیچر یا والدین کی مدد سے ایک جملہ لکھیے مثلاً

جمرات: وہ ستون جہاں شیطان کو کنکریاں مارتے ہیں۔

حجرِ اسود۔ طواف۔ عرفات۔ آبِ زم زم۔ سعی۔

حل:

حجرِ اسود: خانۂ کعبہ کا مقدّس پتّھر۔

طواف: خانۂ کعبہ کے گرد سات بار چکر لگانا۔

عرفات: وہ میدان جہاں حاجی جمع ہوتے ہیں۔

آبِ زم زم: مقدّس چشمہ کا پانی جو ننّھے حضرت اسماعیلؑ کے پیروں کے رگڑنے پر نکلا تھا۔

سعی: صفا اور مروہ کے درمیان سات بار چکر لگانا۔

سرگرمی

۲۔ لغت کی مدد سے ان الفاظ کے معانی لکھیے۔

مورّخ۔ فضیلت۔ سود۔ اُمور۔ اختتام۔ اطاعت۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مورّخ	تاریخ لکھنے والا	اُمور	امر کی جمع یعنی بہت سے کام
فضیلت	برتری۔ بڑائی	اختتام	خاتمہ۔ آخر۔ انجام
سُود	قرض پر دی ہوئی رقم پر نفع	اطاعت	فرمانبرداری

مشق

سوال ۱: حجۃ الوداع پر آپ ﷺ کے دیئے گئے خطبہ میں سے کوئی سے چار نکات لکھیے۔

جواب: حجۃ الوداع پر آپ ﷺ کے دیئے گئے خطبہ میں چند نکات یہ ہیں:

۱۔ لوگو! میری بات توجہ سے سنو کیونکہ میں نہیں جانتا کہ آج کے بعد میں تم سے اس مقام پر مل سکوں گا یا نہیں۔ لوگو! تمھارا پروردگار ایک اور تمھارا باپ (حضرت آدمؑ) ایک ہے۔ تمھیں قبیلوں میں تقسیم کیا گیا تاکہ تم پہچانے جاؤ۔

۲۔ کسی عربی کو کسی عجمی پر یا عجمی کو عربی پر، کسی کالے کو گورے پر اور گورے کو کالے پر کوئی فضیلت نہیں۔ فضیلت کا معیار صرف تقویٰ اور پرہیزگاری پر ہے۔

۳۔ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔

۴۔ اپنے غلاموں کا خیال رکھو۔ جو خود کھاؤ وہی اُنھیں کھلاؤ، جو خود پہنو وہی اُنھیں پہناؤ اور عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔ میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں۔ قرآن مجید اور میری سنّت۔ اگر ان کو مضبوطی سے پکڑے رہو گے تو تم کبھی گمراہ نہ ہو گے۔

سوال ۲: حجۃ الوداع کے موقع پر نازل ہونے والی آیت کا ترجمہ حوالے کے ساتھ لکھیے۔

جواب: حجۃ الوداع کے موقع پر نازل ہونے والی آیت کا ترجمہ بمعہ حوالہ یہ ہے،

''آج کے دن میں نے تمھارے لیے تمھارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور اسلام کو تمھارے لیے دین کے طور پر پسند کر لیا۔'' (سورۂ مائدہ: ۳)

سوال ۳: خُطبہ دینے کے بعد آپ ﷺ نے لوگوں سے کیا پوچھا اور اُنھوں نے کیا جواب دیا؟

جواب: خُطبے کے اختتام پر آپ ﷺ نے پوچھا؛ ''جب تم سے میرے بارے میں پوچھا جائے گا تو کیا جواب دو گے؟''

لوگوں نے بلند آواز سے کہا؛ ''ہم گواہی دیں گے کہ آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام ہم تک پہنچا دیا اور اپنا فرض ادا کر دیا۔'' آپ ﷺ نے شہادت کی اُنگلی اُٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا اور تین مرتبہ فرمایا؛

''اے اللہ گواہ رہنا''

خالی جگہ پُر کریں۔

۱۔ حجّۃ الوداع کے موقع پر آپ ﷺ کے ساتھ ......ایک لاکھ چوبیس ہزار...... مسلمان تھے۔

۲۔ مسلمانو! تم پر سُود ......حرام...... کیا گیا ہے۔

۳۔ لوگو تمہارا خون ......مال...... اور عزّت ایک دوسرے پر حرام ہے۔

۴۔ میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں ......قرآن...... اور ......میری سنّت...... ۔

۵۔ آپ ﷺ کی اُونٹنی کا نام ......قصویٰ...... تھا۔

گیارہواں سالِ ہجرت ۱۱ھ

رسول اکرم ﷺ کا وصال

صفحہ نمبر ۹۱:

سوچیں اور بتائیں

آپ ﷺ نے آخری الفاظ ''نماز اور غلام'' کہے، ان الفاظ سے آپ ﷺ کا کیا مطلب تھا؟

بچّوں کے ممکنہ جوابات:

۱۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ ان دونوں کے بارے میں آپ ﷺ کو بہت فکر تھی۔

۲۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آخرت میں ان دونوں کے لیے بارے میں اللہ تعالیٰ سوال کرے گا۔

سرگرمی

دیئے گئے ناموں کو دو کالم چارٹ بنا کر اُتاریئے اور ٹیچر یا والدین کی مدد سے اِن ناموں کے آگے نبی کریم ﷺ سے رشتہ لکھیے۔

نام	نبی کریم ﷺ سے رشتہ	نام	نبی کریم ﷺ سے رشتہ
● حضرت فاطمہؓ	بیٹی	● حضرت عائشہؓ	بیوی
● حضرت عثمانؓ	دوست۔ داماد	● حضرت علیؓ	چچازاد بھائی۔ داماد
● حضرت عباسؓ	چچا	● حضرت حمزہؓ	چچا
● حضرت ابو طالب	چچا	● حضرت صفیہؓ	پھوپھی
● حضرت حسنؓ	نواسے	● حضرت حسینؓ	نواسے
● حضرت ابو بکرؓ	دوست۔ سُسر	● حضرت عمرؓ	دوست۔ سُسر

صفحہ نمبر۹۲:

سرگرمی

لغت کی مدد سے ان الفاظ کے معانی لکھیے۔

تسبیح۔ غشی طاری ہونا۔ مشک۔ تبسم۔ مشغول۔ عرض کرنا۔ سرگوشی۔ وصال۔ سجدہ گاہ۔ حجرہ۔ خالق حقیقی۔ سپردخاک

حل:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تسبیح	اللہ کو یاد کرنا۔ سو دانوں کی مالا	سرگوشی	کان میں آہستہ سے بولنا
غشی طاری ہونا	بے ہوش ہونا	وصال	انتقال کر جانا۔ ملاقات
مَشک	سلی ہوئی کھال جس میں پانی بھرا جاتا ہے	سجدہ گاہ	وہ جگہ جہاں سجدہ کیا جائے
تبسّم	مسکرانا	حجرہ	کوٹھری۔ مسجد سے ملا ہوا چھوٹا کمرا
مشغول	مصروف	خالقِ حقیقی	اللہ تعالیٰ
عرض کرنا	گزارش کرنا۔ کہنا	سپردِ خاک	دفن کرنا

مشق

سوال ۱: آخری دنوں کی نماز کے خطبے میں آپ ﷺ نے یہود و نصاریٰ کے بارے میں کیا فرمایا؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہود و نصاریٰ پر اللہ تعالیٰ کی مار، اُنھوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا۔ تم میری قبر کو اس طرح نہ بنا لینا۔''

سوال ۲: آپ ﷺ نے اپنی زندگی کا سب سے آخری کام کون سا کیا؟

جواب: آپ ﷺ نے حضرت عائشہؓ کے پاس چند اشرفیاں رکھوائیں تھیں وہ آپ ﷺ نے اللہ کی راہ میں خیرات کر دیں۔

سوال ۳: آپ ﷺ کے جسم مبارک کو آخری غسل کس نے دیا اور قبر مبارک کس نے اور کہاں بنائی؟

جواب: آپ ﷺ کے جسم مبارک کو حضرت علیؓ، آپ ﷺ کے چچا حضرت عباسؓ، اُن کے بیٹے حضرت فضلؓ اور حضرت اسامہؓ نے غسل دیا۔ حضرت طلحہؓ نے آپ ﷺ کا بستر اُٹھا کر اُسی جگہ قبر مبارک بنائی۔

سوال ۴: آپ ﷺ کی نماز جنازہ کیسے پڑھی گئی اور تدفین کس وقت ہوئی؟

جواب: صحابہ کرامؓ دس دس کی تعداد میں حجرے میں آتے اور نماز جنازہ ادا کر کے چلے جاتے۔ رات کے درمیانی حصّہ میں آپ ﷺ کے جسم مبارک کو سپردِ خاک کر دیا گیا۔

خالی جگہ پُر کریں۔

۱۔ آپ ﷺ نے سب سے آخری نماز.........مغرب.........کی پڑھائی۔

۲۔ آپ ﷺ نے حضرت بی بی.........فاطمہؓ.........کو اپنی وفات کی خبر دی۔

۳۔ آپ ﷺ کا وصال.........۱۲ ربیع الاوّل ۱۱ھ.........کو.........۶۳.........برس کی عمر میں ہوا۔

اسلامیات کا یہ نصابی سلسلہ ابتدائی اوّل (نرسری) جماعت سے دسویں جماعت تک کے طلباء کے لیے اپنی نوعیت کا ایک مُنفرد سلسلہ ہے۔ ان کُتب کو مُرتّب کرتے وقت طلباء کی ذہنی استعداد کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے لہٰذا آسان اور عام فہم زبان میں اسلام کے بنیادی عقائد کو نہ صرف خوبصورت انداز میں پیش کیا گیا ہے بلکہ اس طرح کی سرگرمیاں بھی ترتیب دی گئی ہیں جو اسلامی تعلیمات کو عملی زندگی کا حصّہ بنانے میں بے حد مددگار رہوں گی۔

اساتذہ کی ہر ممکن رہنمائی کے ساتھ ساتھ طلباء کی ذہنی نشو ونما کے لیے ایسی مشقیں ترتیب دی گئی ہیں جو طلباء میں غور و فکر کی عادت پیدا کرنے، اعلیٰ کردار کی تعمیر کرنے، صحت مند اسلامی معاشرے کی بنیاد ڈالنے اور معاشرتی مسائل کو حل کرنے میں اُن کی معاون ثابت ہوں۔

حکومتِ پاکستان کی نئی تعلیمی پالیسی کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے ان کتابوں کا مواد قرآن و سنّت کی روشنی میں مُستند ذرائع استعمال کرتے ہوئے جمع کیا گیا ہے اور نصاب کو اس طرح ترتیب دیا گیا ہے کہ طلباء آگے چل کر بورڈ کے امتحانات میں بھرپور صلاحیتوں کا مظاہرہ کر سکیں۔ اس بات کی بھی کوشش کی گئی ہے کہ کتابیں مکمل طور پر جدید دور کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہوں تاکہ مضمون میں طلباء کی دلچسپی مسلسل برقرار رہے۔ اس سلسلہ کو مزید بہتر بنانے میں ہم اساتذہ اور والدین کی مُفید آراء کے منتظر رہیں گے۔

Helpline
+923363-008-008

For your suggestions and feedback,
write us at: **info@bookmark.com.pk**

Follow us on:

/BookmarkPublishing
/bookmarkpublishingpak
/infobookmark
/bookmarkpublishing
/bookmarkpublishing
www.bookmark.com.pk